اسلام دینِ امن

مغرب کے الزامات کا علمی جائزہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم: سید خالد جاوید مشہدی

BEACON BOOKS

Marfat.com

DATA ENTERED

اسلام دینِ امن

(مغرب کے اعتراضات کا علمی جائزہ)

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم: سید خالد جاوید مشہدی

بیکن بُکس
BEACON BOOKS
• میاں چیمبرز۔3 ٹیمپل روڈ لاہور فون: 042-6365721 6366079
• گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791
E-mail:info@beaconbooks.com.pk
Web: www.beaconbooks.com.pk

Marfat.com

یہ کتاب اور اس کا اردو ترجمہ IRF کی باقاعدہ تحریری اجازت سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کاروائی کا حق حاصل ہوگا۔

۲۹۷٫۶۴۹
ذ ا ا س
۱۴۵۷۷
ا ر

اشاعت : 2008ء

عبدالجبار نے

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور

سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان-لاہور

سے شائع کی۔

قیمت : -/110 روپے

ISBN: 978 - 969 - 534 - 145 - 2

Marfat.com

فہرست

مضامین | صفحہ نمبر

1-اللہ تعالیٰ ...... رحمٰن الرحیم 7
2-اسلام نظام کائنات کی بنیاد ہے 9
اسلام محض دین نہیں 10
3-اسلام کی حقیقت اور مقاصد 11
اسلام میں مذہبی آزادی 12
حضرت عمرؓ کا بیت المقدس میں معاہدہ 13
4-اسلام جبر کا قائل نہیں 15
اسلام کو دل سے قبول کرنا مسلمان ہونے کی شرط ہے 16
اسلام کی خاطر ہجرت کیوں کی گئی؟ 17
اللہ تعالیٰ نے انسان کو مذہب کا انتخاب کرنے کی آزادی دی ہے 17
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں کون سی فوج تھی؟ 17
ہجرت مدینہ کے بعد وفود کی آمد 18
اگر جہاد ہی واحد راستہ ہوتا 18
مسلمان حکمرانوں کا طرز عمل 19
اسلامی قوانین تلوار کے استعمال کی اجازت نہیں دیتے 19
''آزادی'' کے بعد جبری طور پر مسلمان بنائے جانے والے مرتد کیوں نہ ہوئے؟ ... 20

Marfat.com

5-جہاد۔اسلامی نقطہء نظر سے 21

اللہ کیلئے جہاد 21

اللہ کے راستے میں جہاد کی مختلف جہتیں 21

جہاد کے مختلف مراحل 23

6-جہاد سے متعلق غلط تصورات 24

جہاد کے پہلے مرحلے کا آغاز 24

میثاق مدینہ کی اہمیت 26

مسلمانوں اور کفار میں ہونے والی جنگیں 27

جہاد صحیح مقصد کیلئے ہی جائز ہے 29

تحفظ کے طلب گار غیر مسلموں کی حفاظت لازمی ہے 30

اسلام جارحیت کو پسند نہیں کرتا 31

اگر دشمن مائل بہ مصالحت ہو تو مسلمانوں پر صلح لازم ہے 31

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین معاہدے کی پابندی ضروری ہے 31

مسلمانوں کا صلح جو غیر مسلم رشتہ داروں سے برتاؤ کیسا ہو؟ 32

اسلام کی نظر میں تمام عبادت گاہیں محترم ہیں 33

اللہ کی نظر میں انسانیت کی اہمیت سب سے زیادہ ہے 34

7-اسلام میں جہاد کا مقام 36

8-اللہ کی راہ میں جہاد کے قوانین وضوابط 37

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات جنگ 38

میدان جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے رحم دلی کا مظاہرہ 39

اسلام انصاف کے لئے لڑنے کا حکم دیتا ہے 39

Marfat.com

9-محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... رحمۃً لِّلعالمین 41
فتح مکہ کے موقع پر 42
منافق اور مشرکین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم دلی سے فیض یاب ہوتے تھے 43
اسلام اپنے پیروکاروں کو جانوروں پر بھی رحم کرنے کا حکم دیتا ہے 44
استفسارات اور ان کے جوابات 45
مسلمان ہی دہشت گرد اور انتہا پسند کیوں؟ 47
1۔لفظ بنیاد پرست کی تعریف 47
2۔تمام بنیاد پرست ایک جیسے نہیں ہوتے 48
3۔مجھے بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر ہے 48
4۔بنیاد پرستی کی اصطلاح پہلی بار مسیحیوں کیلئے استعمال کی گئی 48
5۔ہر مسلمان کو "دہشت گرد" ہونا چاہیے 49
6۔ایک دور کے دہشت گرد دوسرے دور میں محبِّ وطن ہیرو بن جاتے ہیں 49
7۔اسلام کا مطلب امن اور سلامتی ہے 50
کیا اسلام تلوار کے زور پر پھیلا؟ 50
1۔اسلام کا مطلب 50
2۔بعض اوقات طاقت کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے 50
3۔مورخ ڈی لیسی اولیری کی رائے 51
4۔سپین میں اسلامی حکومت کے 800 سال 51
5۔ایک کروڑ، 40 لاکھ عرب پیدائشی عیسائی ہیں 51
6۔بھارت کی 80 فیصد سے زیادہ غیر مسلم آبادی 52
7۔انڈونیشیا اور ملائشیا کے مسلمان 52
8۔افریقہ کا مشرقی ساحل 52

Marfat.com

9۔تھامس کارلائل کی رائے..................... 52
10۔اسلام میں کوئی جبر نہیں..................... 53
11۔حکمت اور دانائی کی تلوار ہی کاٹ کرتی ہے..................... 53
12۔نصف صدی میں مذاہب عالم کے پیروکاروں میں اضافے کا جائزہ........ 53
13۔یورپ اور امریکہ میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہے... 54
14۔ڈاکٹر جوزف آدم پیئرسن کے تاثرات..................... 54
کیا قرآن غیر مسلموں کے قتل پر اکساتا ہے؟(نعوذ باللہ)............ 54
مشرکین کا قتل کس وقت جائز ہے؟..................... 55
قرآن میں مشرکوں کو پناہ دینے کا حکم بھی ہے..................... 56
کیا ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ ظالمانہ ہے؟..................... 58
کیا مسلمانوں میں گوشت خوری انتہا پسندی کا باعث ہے؟............ 59
قرآن کے مطابق نقصان دہ چیزیں ہی ممنوع کی گئی ہیں............ 59
وحشی درندوں کے گوشت سے متعلق فرمان نبویؐ..................... 60

Marfat.com

1

اللہ تعالیٰ......رحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی ذات بنی نوع انسان کے لئے بے پایاں رحمت اور فیض کا منبع ہے۔ اس کائنات کا وجود میں آنا ہی اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا مظہر ہے ورنہ یہ محض ابہام یا......ہی ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنے رحیم وکریم ہونے کی نوید دی۔ مسلمان ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کلمات ادا کر کے اپنے لئے خدائے بزرگ وبرتر کی رحمت اور کرم کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر اس سے بڑا انعام کیا ہوسکتا ہے کہ اس نے ایک طے شدہ نصاب حوالے کیا کہ جس پر کما حقہٗ عمل کر کے انسان اپنے خالق کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے اور اس کے بدلے میں اس حیات فانی اور پھر اس کے بعد حیات جاودانی میں رحمت خداوندی کے لامحدود خزانوں سے فیض یاب ہوسکتا ہے اور اس خیال سے کہ اس کی مخلوق گمراہ ہو کر اس کے غیض وغضب کو آواز نہ دے ان کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے انبیاء مبعوث کئے اور آسمان سے کتابیں نازل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہیں اس کا کچھ اندازہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

> ''بے شک اللہ تعالیٰ نے رحم وکرم کی تخلیق کی اور اس کے 100 حصے کردیئے۔ اس میں سے 99 حصے اپنے لئے مخصوص فرمائے اور صرف ایک حصہ پوری کائنات میں پھیلی مخلوقات میں تقسیم کردیا۔''
>
> (صحیح بخاری حدیث نمبر 6463)

اللہ تعالیٰ سے کون زیادہ مہربان ہوسکتا ہے جس نے یہ دنیائے خوش رنگ وخوشبو پیدا فرمائی تاکہ اس کی حسین مخلوق انسان اس میں اس کے بنائے ہوئے ضابطوں کے مطابق زندگی گزارے اور اس اطاعت وفرماں برداری کے انعام میں حیات آخرت میں اس کی خوشنودی کے

Marfat.com

سزاوار ہوں اور وعدہ فرمایا کہ دوسری دنیا کی زندگی اس قدر پرلطف اور خوبصورت ہوگی کہ اس دنیا کا کوئی مکین اس کا ہلکا سا اندازہ بھی نہیں کرسکتا، تاہم اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ہی خبردار کردیا کہ یہ دنیا امن پسندوں کے لئے جائے عافیت بنائی گئی ہے اور جولوگ خدائی نظام میں مداخلت اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ کی نافذ کردہ سزاؤں سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

قرآن پاک میں اپنے خالق کی اطاعت کرنے والوں کے لئے جگہ جگہ بشارتیں دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کن کن مہربانیوں کا شکر کریں۔ اپنے بندوں کو حکم دیا کہ مجھ سے اس دنیا اور دوسری دنیا دونوں کے لئے رحمت اور کرم کی دعا مانگو۔ سورۃ بقرہ میں ارشاد خداوندی ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

''اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔'' (201:2)

یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو آخرت کے ساتھ ساتھ اس دنیا میں بھی اچھی زندگی کی طلب کا حکم دے رہے ہیں یہ چاہیں کہ اسلام کے پیروکار دنیا میں بدامنی پھیلائیں اور دہشت گردی کا ارتکاب کریں جیسا کہ اسلام دشمنوں کی طرف سے بے بنیاد پراپیگنڈہ مہم جاری ہے اور مسلمانوں کو دنیا میں ہر جگہ نشانہ بنایا جارہا ہے اور اسلام کے خلاف غلط بیانیوں کا طوفان اٹھا دیا گیا ہے۔ خصوصاً مغربی میڈیا اسلام کے پیروکاروں کے خلاف نفرت انگیز فضا پیدا کرنے میں پیش پیش ہے جس کے نتیجے میں مسلمانوں پر پرتشدد حملے اور امتیازی سلوک پر مبنی کارروائیاں معمول بن گئی ہیں۔ انتہا پسندی، دہشت گردی اور بنیاد پرستی اہل اسلام کا گویا ٹریڈ مارک بنا دیا گیا ہے اور دنیا میں جہاں بھی تخریب کاری یا بم پھٹنے کا کوئی واقعہ پیش آجائے اسے بلاتحقیق مسلمانوں کے سر مڑھ دیا جاتا ہے۔ جہاد اور دہشت گردی کو خلط ملط کرکے اس طرح دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے کہ اہل مغرب جو میڈیا پر آنکھیں بند کرکے یقین کرتے ہیں اس غلط فہمی میں پڑ گئے ہیں کہ جہاد اور دہشت گردی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پراپیگنڈہ اسقدر زوردار اور مؤثر ہے کہ بعض مسلمان بھی تشکیک کا شکار ہوکر معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

2

اسلام نظام کائنات کی بنیاد ہے

اسلام دین کائنات ہے اور انسان کے سوا کائنات کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے طے شدہ ضوابط یعنی قوانین فطرت کے مطابق مکمل اطاعت کے ساتھ اپنے اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات کے نظام میں اربوں سال گزرنے کے بعد تھوڑا سا بھی خلل نہیں پڑا۔ اسی طرح انسانی جسم کے اعضا بھی جو مشینری کا حصہ ہیں اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ نظام کے تحت اپنے افعال انجام دیتے ہیں تاہم انسان کو اللہ تعالیٰ نے کسی حد تک مرضی کا مالک بنایا ہے اور انسان دوسری مخلوقات کی طرح محض طے شدہ راستوں پر چلنے کا پابند نہیں۔ مگر انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے کچھ ذمہ داریوں کا امین بنایا گیا ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ سورۃ الروم میں فرماتے ہیں:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ
فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

''پس (اے نبیؐ اور نبیؐ کے پیروکارو) یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف جما دو قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت نہیں بدلی جا سکتی۔ یہی بالکل راست اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔'' (30:30)

Marfat.com

اسلام محض دین نہیں:

اسلام کا مادہ سلم ہے جس کے معنی نجات، امن اور مکمل اطاعت کے ہیں۔ اسلام محض ایک دین یا مذہب نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس میں حیات انسانی کی مختلف جہتوں کو ہم آہنگ کرنے کا ایسا نظام موجود ہے کہ ہر فرد اپنے افعال و اعمال میں آزاد ہے اور خدائی قوانین کے مطابق زندگی گزار کر نہ صرف اس دنیا میں بلکہ دوسری دنیا میں بھی پر مسرت زندگی گزارنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ وہ اپنے ساتھی انسانوں کے لئے بھی باعث رحمت بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ قوانین فطرت پر کاربند رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو دائرہ کار متعین کر دیا ہے اس سے تجاوز نہ کرے ورنہ اس کا نتیجہ بدامنی کی شکل میں نکلے گا اور بداعمالیاں، ناانصافیاں اور دوسروں کے استحصال کی کارروائیاں عام ہو جائیں گی۔

Marfat.com

3

اسلام کی حقیقت اور مقاصد

اسلام لوگوں میں فتنہ پھیلانے یا شرانگیزی کے لئے نہیں آیا بلکہ یہ دنیا کے لئے ایک عالمگیر نظام لے کر آیا جس میں سب کے لئے امن، خوشحالی اور دائمی راحت کی نوید ہے۔ عامر بن ربیع جنگ قادسیہ کے موقع پر جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ایرانی فوجوں کے کماندار اعلیٰ کے دربار میں مسلمان سپہ سالار کے نمائندہ کی حیثیت سے تشریف لے گئے۔ انہوں نے وہاں بڑی بلیغ گفتگو کی۔ جو اسلام کی حقیقت اور مقاصد کے حوالے سے گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے حاضرین دربار کو بتایا: (خلاصہ)

''اسلام نے آ کر ہمیں کفر کی تاریکیوں سے نکالا اور ایمان کی روشنی سے منور کیا اور ان لوگوں کی غلامی سے نجات دلا کر ہمیں خدائے واحد کے بندے بنانے کے اعزاز سے بہرہ ور کیا جو بذات خود غلام تھے اور ہمیں زمین کی پستیوں سے اٹھا کر عظمت کے آسمان تک پہنچا دیا۔''

اسلام کے لفظی معنی امن، نجات اور خود سپردگی کے ہیں۔ اسلام سب سے پہلے اپنے پیروکاروں کو سکون قلبی کی عظیم نعمت سے ہمکنار کرتا ہے اور انہیں اپنے خالق و مالک کی کامل اطاعت کا خوگر بنانے کے ساتھ ساتھ قوانین فطرت پر عمل پیرا رہنے اور نظم وضبط کی زندگی گزارنے کا پابند بناتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ دنیا بھر میں اجتماعی امن کا علمبردار بن کر سامنے آیا ہے کیونکہ امن، سلامتی اور نظم وضبط اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔

اسلام نے اپنی نشر واشاعت کے لئے پر امن حالات کو ترجیح دی اور زیادہ سے زیادہ حد تک طاقت کے استعمال سے گریز کیا۔ اسلام کسی بھی شکل میں ناانصافی کی اجازت نہیں دیتا اور خونریزی کی سختی سے ممانعت کرتا ہے اور جب معاملات کو سلجھانے کے تمام پر امن طریقے ناکام ہو جائیں تو بادل نخواستہ صرف بنی نوع انسان کی اجتماعی بہبود اور مفاد کے لئے ظالم، استحصال پیشہ اور

سرکش طبقات کے خلاف طاقت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے تلوار صرف اس وقت اٹھائی جب انہیں اس کے لئے مجبور کر دیا گیا اور بیشتر اوقات تو صرف اپنے دفاع کے لئے ہی میدانِ کارزار میں گئے جس کا تذکرہ آئندہ اوراق میں دلائل کے ساتھ آئے گا۔

اسلام میں مذہبی آزادی:

اسلام اپنی عملداری میں عیسائیت، یہودیت، مجوسیت، ہندومت سمیت تمام دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو اپنے مذہبی شعائر ادا کرنے کی مکمل اجازت دیتا ہے۔ اس کی گواہی خود قرآن مجید کی سورۃ الحج میں موجود ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ

''اگر اللہ آدمیوں میں ایک کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجے اور معبد اور مسجدیں، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کر ڈالی جائیں۔......'' (40:22)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مساجد کے علاوہ دوسری عبادت گاہوں کے انہدام کو بھی ناپسند کیا ہے اور اس تاریخی حقیقت کا مغربی مورخوں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں کے ادوارِ حکومت میں مسیحی اور یہودی رعایا نے جو زندگی گزاری وہ ان کے اپنے ہم مذہب حکمرانوں کے دور سے کہیں پرمسرت اور مرفع الحال تھی۔

یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ اسلامی فتوحات کے دوران جب عساکرِ اسلام دنیا کی وسعتوں میں پھریرے لہرا رہے تھے اور کئی ممالک عظیم اسلامی سلطنت کا حصہ بن چکے تھے وہاں غیر مسلم رعایا کو مکمل مذہبی آزادی حاصل تھی۔ خلافت راشدہ اور بنوامیہ کے دور میں مفتوحہ ممالک کے غیر مسلم باشندوں کی اکثریت اپنے آبائی مذاہب پر عمل پیرا رہی اور انہیں اپنی عبادات اور مذہبی فرائض کی ادائیگی میں کبھی کسی پابندی کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور کبھی بھی تبدیلیٔ مذہب پر انہیں مجبور نہیں کیا گیا۔ ممتاز مورخ ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ لکھتا ہے:

Marfat.com

''ان حقائق کی روشنی میں مجوسیت کے خاتمہ کو مسلمان فاتحین کے جبر کا نتیجہ قرار دینا ناممکن ہے۔قبول اسلام کا عمل پرامن اور مکمل رضا کارانہ تھا۔''

T.W.Arnold

(The Preaching of Islam/ P-180,181)

ایک اور مغربی مورخ ڈاکٹر ای جی براؤن لکھتا ہے:

''ایران پر مسلمانوں کے قبضے کے تین سو سال بعد بھی ایران کے کم وبیش ہر علاقے میں آتش کدے بدستور روشن تھے۔'' (E.G.Browne)

(Litercry History of Persia-vol-1, P206)

حضرت عمرؓ کا بیت المقدس میں معاہدہ

رواداری، انصاف اور غیر مسلموں سے حسن سلوک کی زندہ مثال:

جب مسلمانوں نے بیت المقدس (اس وقت اس کا نام ایلیا تھا) فتح کیا تھا تو بازنطینی حکمران کی فرمائش پر خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ خود شہر کی چابیاں لینے دور دراز کا سفر کر کے مدینہ سے بیت المقدس پہنچے۔ اسقف اعظم نے خود خلیفہ اسلام کو تمام مقدس مقامات دکھائے۔ قافلہ کلیسا عیسیٰ (Church of Resurrection) (مسیحی عقیدے کے مطابق جہاں سے حضرت عیسیٰ قیامت کے روز زندہ ہو کر اٹھیں گے) میں تھا کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ مسیحی پیشوا نے حضرت عمرؓ سے استدعا کی کہ وہیں نماز ادا کر لیں لیکن انہوں نے شائستگی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہوں نے آج یہاں نماز ادا کر لی تو بعد میں مسلمان اسے مسجد میں تبدیل کر دیں گے۔

حضرت عمرؓ نے اہل شہر سے جو معاہدہ کیا اس کے چیدہ چیدہ نکات یہ تھے۔

☆ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام خلیفۃ المسلمین عمرؓ کی طرف سے ایلیا کے مکینوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

☆ اہل شہر کو ان کی زندگی، جائیداد، کلیساؤں اور صلیبوں کے مکمل تحفظ کی ضمانت دی جاتی ہے۔

☆ کلیساؤں کو رہائش گاہوں میں تبدیل کیا جائے گا نہ انہیں ڈھایا جائے گا اور نہ ان کی املاک ضبط کی جائیں گی۔

Marfat.com

☆ اہل شہر پر مذہب کے حوالے سے کسی قسم کا جبر کیا جائے گا نہ ہی کوئی پابندی عائد کی جائے گی۔

☆ یہودی بھی مسیحیوں کے ساتھ (بدستور) شہر میں مقیم رہنے کے حقدار ہوں گے۔

(Mazhar-ul-Haq, A short history of Islam, conquests of Umar, p-251)

اس معاہدہ سمیت سینکڑوں مثالیں اور ہیں جو اس الزام کی نفی کرتی ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے یہ سراسر متعصب مغربی مورخوں کی علمی و تحقیقی خیانت ہے۔ جو اسلام کو بدنام کرنے کی ان کی مہم کا حصہ ہے جس میں یہ الزام پورے شدومد سے لگایا اور دہرایا گیا کہ مسلمانوں نے اپنی غیر مسلم رعایا کو جبراً اپنے مذہب میں داخل کیا۔

4

اسلام جبر کا قائل نہیں

اسلام کسی بھی صورت میں جبر اور زبردستی کی اجازت نہیں دیتا اور اس کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا ہے کہ آپ کی ذمہ داری صرف دوسروں تک واضح انداز میں اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے (لوگوں کے پیچھے پڑ کر یا زبردستی مسلمان بنانا آپ کا کام نہیں ہے نہ ہی آپؐ دوسرے انسانوں کے افعال واعمال کے لئے جوابدہ اور ذمہ دار ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صراحت فرما دی ہے:)

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

''اچھا تو (اے نبیؐ) نصیحت کیے جاؤ تم بس نصیحت ہی کرنے والے ہو، کچھ ان پر جبر کرنے والے نہیں۔'' (22,21:88)

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ

''اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو اے نبیؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجا ہے۔ تم پر تو صرف بات پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔''

(48:42)

إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾

''(اے نبیؐ) ہم نے سب انسانوں کے لئے یہ کتاب برحق تم پر نازل کر دی ہے اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا اپنے لئے کرے گا اور جو بھٹکے گا اس کے بھٹکنے کا وبال اسی پر ہو گا تم ان کے ذمہ دار نہیں۔'' (41:39)

Marfat.com

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَّمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

"صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کرے۔" (29:18)

قرآن مجید میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے فرامین موجود ہیں جن میں واضح انداز میں کہہ دیا گیا ہے بلکہ زور دیا گیا ہے کہ پیغمبر کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچا دینے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد یہ لوگوں کی صوابدید پر ہے کہ وہ اس پیغام کو قبول کر لیں یا انکار کر دیں۔ اپنے مذہب کے انتخاب میں انسانوں کو مکمل طور پر آزادی حاصل ہے اور کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنا عقیدہ یا نظریہ دوسرے پر مسلط کرے۔ اسلام کو بذریعہ طاقت نافذ کرنے کا الزام لگانے والے کم از کم کوئی دلیل تو دیں!

اسلام کو دل سے قبول کرنا مسلمان ہونے کی شرط ہے:

اسلام کو بذریعہ تلوار پھیلانے کا الزام لگانے والے شائد اس بنیادی حقیقت سے واقف نہیں یا وہ تعصب کی بناء پر اس سے صرف نظر کرتے ہیں کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کلمہ شہادت نہ صرف زبان سے ادا کیا جائے بلکہ دل سے اسے تسلیم کیا جائے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں)

اگر کوئی شخص یہ کلمات کسی خوف کے زیر اثر یا پھر کسی مخصوص مقصد کے لئے منہ سے ادا کر دے لیکن دل سے ان کی حقانیت کو تسلیم نہ کرے تو وہ سچا مسلمان نہیں ہوتا تو زبردستی کا کیا فائدہ؟ کسی شخص کو دھونس یا جبر سے کلمہ پڑھا بھی دیا جائے تو جونہی اسے آزادی میسر آئے گی وہ اپنے مذہب کی طرف لوٹ جائے گا۔ اس لئے اسلام نے سرے سے مذہب کے قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملہ کو افہام و تفہیم و تبلیغ و مذاکرہ سے وابستہ کیا ہے نہ طاقت و جبر سے۔

Marfat.com

اسلام کی خاطر ہجرت کیوں کی گئی؟

اس حقیقت سے کون آگاہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور...... کے ساتھیوں پر تعزیر وتعذیب کے تازیانے کس طرح برسائے گئے۔ مکہ کے بازاروں میں کس طرح انہیں ناقابل بیان تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔حتیٰ کہ وہ اپنی جنم بھومی، اپنے والدین، بھائی بہنوں اور اپنے بزرگوں کے مدفن چھوڑ کر دوسرے ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اگر یہ الزام تسلیم کیا جائے کہ لوگوں نے خوف یا لالچ سے اسلام قبول کرلیا تھا تو حالات سازگار ہونے کے بعد انہوں نے اسلام کو ترک کیوں نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مذہب کا انتخاب کرنے کی آزادی دی ہے:

اسلام زبردستی کا قائل نہیں بلکہ اس کی شرط ہے کہ اس کی طرف آنے والا اپنی خواہش اور مرضی سے آئے اور صدق دل سے اسلام کی حقانیت کو قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

''اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن وفرمانبردار ہی ہوں) تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں۔''(10:99)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

''صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کردے۔''(18:29)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں کون سی فوج تھی؟

جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہے اور آپؐ نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف آنے کی دعوت دی تو آپ تنہا تھے۔ اس وقت نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوج تھی کہ اپنی دعوت کا انکار کرنے

Marfat.com

والوں کوسزا دیتے اور نہ ہی دولت کے انبار تھے کہ لوگوں کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیتے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ دوسروں کا تو ذکر ہی کیا۔ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ نبوت کے تیرہ سال دنیاوی وسائل کے حوالے سے تہی دامنی سے عبارت تھے۔ اس کے باوجود بڑی تعداد میں لوگ اپنے سینوں کو اسلام کے نور سے روشن کر چکے تھے۔ ابوذر غفاریؓ جو ابتداء میں ہی قبول اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے تھے جب اپنے علاقے میں واپس گئے تو ان کی کوششوں سے بہت تھوڑے عرصے میں ہی ان کے قبیلے کے نصف کے قریب لوگ مسلمان ہو گئے۔ مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر 83 مسلمان مرد اور 18 عورتیں ملک حبشہ (اریٹریا۔ ایتھوپیا) کو ہجرت کر گئے۔ اسی اثنا میں مدینہ سے جو اس وقت یثرب کہلاتا تھا۔ ستر کے لگ بھگ مرد اور عورتیں آپؐ کی دعوت کو قبول کر چکے تھے اور یہ تمام لوگ برضا و رغبت مسلمان ہوئے تھے اور اس وقت تک تو کافروں سے لڑائی کی اجازت بھی نہیں ملی تھی۔ یہ لوگ مکمل بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

ہجرت مدینہ کے بعد وفود کی آمد:

ہجرت مدینہ کے بعد مختلف قبائل کے وفود کی آمد کا سلسلہ اس تیزی سے شروع ہوا کہ اس سال کو عام الوفود یعنی ''وفود کا سال'' کہا جانے لگا (اس ضمن میں نجران کے عیسائیوں کے وفد کی آمد مشہور واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ مسلمان ہونے کے لئے لوگ جوق در جوق مدینہ آ رہے تھے۔ سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو کون سی فوج کے ذریعے گھیر کر لایا جا رہا تھا)

اگر جہاد ہی واحد راستہ ہوتا:

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جہاد صرف اسلام سے ہی مخصوص نہیں بلکہ سابقہ پیغمبروں کے دور میں بھی اللہ کی راہ میں جہاد کیا جاتا تھا اور اگر تلوار ہی کے ذریعے اسلام کا پھیلاؤ ممکن ہوتا تو پھر سابقہ پیغمبروں کا دین اس قدر کیوں تیزی سے نہیں پھیلا جیسے اسلام کی اشاعت ہوئی۔

Marfat.com

مسلمان حکمرانوں کا طرز عمل:

یہ محض الزام نہیں حقیقت ہے کہ یہودی اور مسیحی فاتحین نے دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کا بے دریغ قتل عام کیا لیکن مسلمان حکمرانوں کا رویہ اس کے بالکل برعکس رہا۔ اگر مسلمان حکمران بھی غیر مسلم رعایا کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے ریاستی طاقت کا استعمال کرتے تو کم از کم مسلمان حکمرانوں کی سلطنتوں میں تو غیر مسلموں کا وجود ختم ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ہزار سالہ دور حکمرانی کے بعد بھی ہندوؤں کی اکثریت اسی طرح قائم تھی (اس کے برعکس سپین میں جب اسلام کا دور ختم ہوا اور عیسائی حکمران واپس آئے تو انہوں نے مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح اس طرح ذبح کیا کہ وہاں کوئی مسلمان اذان دینے یا نماز پڑھنے کے لئے باقی نہ رہا۔

اسلامی قوانین تلوار کے استعمال کی اجازت نہیں دیتے:

یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام خود بھی دین کی تبلیغ کے لئے تلوار کے استعمال کی ممانعت کرتا ہے (اسلام کے قوانین کے مطابق کسی مفتوحہ ملک میں

(1) انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام قبول کرنے والے دوسرے مسلمان شہریوں کے مساوی مقام کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

(2) اگر غیر مسلم رعایا اپنے دین پر کاربند رہنا چاہیں تو اس کی انہیں مکمل آزادی ہوگی بشرطیکہ وہ حکومت سے مکمل وفاداری اور اطاعت کا حلف اٹھائیں اور جزیہ ادا کریں۔

غیر مسلم رعایا کو اس ٹیکس کے عوض ہر قسم کا تحفظ حاصل ہوتا تھا اور وہ ان تمام ذمہ داریوں سے آزاد ہوتے تھے جو مسلمانوں پر عائد ہوتی تھیں (جزیہ کی ادائیگی کے بعد عیسائیوں، یہودیوں اور آتش پرستوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کی مکمل آزادی ہوتی تھی اور وہ ریاستی حکام کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کے خوف سے آزاد ہوتے تھے (جزیہ کی ادائیگی غیر مسلموں کو لازمی فوجی خدمات سے بھی مستثنیٰ کر دیتی تھی جو مسلمانوں پر لازم تھیں۔

تاہم جزیہ کی ادائیگی سے انکار بغاوت کے مترادف تھا کیونکہ کوئی بھی حکومت اپنی رٹ کو چیلنج کیا جانا برداشت نہیں کرتی اور کسی بھی حکومت کے شہریوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب،

Marfat.com

عقیدے یا نسل سے ہو بعض فرائض اور ذمہ داریاں بجالانا پڑتی ہیں تاکہ امور مملکت بطریق احسن چلائے جاسکیں اور ان میں رخنہ ڈال کر دوسرے پر امن شہریوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے والوں کو آخرکار سزا تو ملنی چاہئے (اگر مسلمان حکمران نے انصاف کے تمام تقاضے پورے کر کے مجبوراً تلوار اٹھائی تو پھر نتائج کا ذمہ دار انہیں ٹھہرانا قرین انصاف نہیں (یہ امر قابل ذکر ہے کہ جہاں کہیں تلوار اٹھائی بھی گئی تو وہ بغاوت فرو کرنے کے لئے تھی لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے نہیں کیونکہ انہیں مذہب تبدیل کرنے یا نہ کرنے کی مکمل آزادی تھی)

''آزادی'' کے بعد جبری طور پر مسلمان بنائے جانے والے مرتد کیوں نہ ہوئے؟

سوال یہ ہے کہ اگر یہ الزام درست بھی تسلیم کرلیا جائے کہ اسلام کو بالجبر نافذ کیا گیا تو یہ بات واضح ہے کہ اس طرح دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کبھی بھی پکے مسلمان نہیں ہوسکتے تھے اور اس کے لئے جان قربان کرنا تو درکنار پہلا موقع ملتے ہی وہ اس مذہب کو چھوڑ کر اپنے پہلے مذہب پر لوٹ جاتے (کیونکہ طاقت، خوف اور جبر سے دل نہیں بدلے جاسکتے لیکن تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بڑے پیمانے پر مسلمان مذہب ترک کر کے غیر مسلم ہوئے ہوں حالانکہ ایسے مواقع بارہا آئے کہ ان کے لئے آسان راستہ موجود تھا کہ جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہوتی تو وہ جھوٹ موٹ کے مسلمان بن جاتے اور جب ان سے ''جبر'' کا سایہ ہٹ جاتا تو وہ پھر پرانے مذہب پر لوٹ جاتے (اسلام کے معترضین سوائے اکا دکا واقعات کے پوری تاریخ میں اجتماعی طور پر ترک اسلام کی ایک بھی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں پھر کیوں فراخدلی سے تسلیم نہیں کرتے کہ اسلام نے جسموں کو نہیں دلوں کو مسخر کیا اور قبول اسلام کا عمل انفرادی ہو یا اجتماعی ہمیشہ رضاکارانہ طور پر ہوا۔

Marfat.com

5

جہاد۔ اسلامی نقطۂ نظر سے

جہاد کے لغوی معنی کسی مقصد کے حصول کے لئے انتہائی حد تک کوشش کرنا۔ اس کا مقصد محض جنگ نہیں جیسا کہ اہل مغرب نے اسے غیر مسلموں کے خلاف لڑائی کے ہم معنی بنادیا ہے۔ جہاد ایک جامع اصطلاح ہے جس کی کئی جہتیں ہیں۔ جب کہ لڑائی کے لئے صحیح عربی لفظ قتال ہے۔ جہاد سے اصطلاحاً مراد اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہمہ گیر جدو جہد ہے اور مجاہد وہ شخص ہے جس نے اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو گویا وقف کردیا ہے اور جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے تمام توانائیاں اور صلاحیتیں بروئے عمل لانے اور اگر ضرورت پڑ جائے تو جان دینے سے بھی نہیں ہچکچاتا۔

اللہ کیلئے جہاد:

اللہ کے راستے میں جہاد ایک خصوصی ذمہ داری ہے۔ ایک جدوجہد جس میں انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے شریک ہوتا ہے تاکہ اس کے دین کا ڈنکا چاروں طرف بجے اور اس کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے۔

اللہ کے راستے میں جہاد کی مختلف جہتیں:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پہلی وحی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس میں حکم دیا گیا ''پڑھیے''۔ اس حکم کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ یہ ایک ایسے وقت میں نازل ہوا جب پڑھنے کے لئے کچھ تھا ہی نہیں۔ اس لئے اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ مسلمان اس کائنات کے اسرار و رموز پر غور کریں اور دنیا کا نظم و نسق چلانے کے لئے خالق کائنات نے جو نظام تشکیل دیا ہے اس کا مشاہدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم تحرک اور جدوجہد کا متقاضی ہے۔ یہ حکم براہ راست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس لئے آپؐ ہی تھے جنہوں نے مشن کا آغاز کرنا تھا اور آپؐ نے کیا بھی۔

Marfat.com

قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾
كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

''......اور اس لئے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کردوں اور اس توقع پر کہ میرے اس حکم کی پیروی سے تم اس طرح فلاح کا راستہ پاؤ گے جس طرح (انہیں اس چیز سے فلاح نصیب ہوئی کہ) میں نے تمہارے درمیان خود تم سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمہیں میری آیات سناتا ہے، تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے۔ تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔(2:150-151)

جہاد کے دو حصے ہیں:

(1) غلط نظریات کے ساتھ ساتھ نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات کے خلاف جنگ، یہ بڑا جہاد کہلاتا ہے۔

(2) جہاد کے دوسرے حصے سے عام طور پر اللہ تعالیٰ کے نصب العین کے لئے لڑنا مراد لیا جاتا ہے اور یہ چھوٹا جہاد کہلاتا ہے لیکن یہ جہاد صرف میدان جنگ تک محدود نہیں۔ اس میں امر بالمعروف سے لے کر میدان جنگ تک کی ساری جدوجہد شامل ہے۔ انفرادی اور اجتماعی کوششیں جو اس حوالے سے کی جاتی ہیں سب چھوٹے جہاد میں شامل ہیں۔ یہ بات سمجھی جانی چاہئے کہ چھوٹے جہاد سے واپس آنے والے دنیاوی معاملات میں ملوث ہو سکتے ہیں مثلاً تفاخر، عیش و آرام کی زندگی سے محبت اسے اپنی طرف کھینچ سکتی ہے (اسی لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ غزوہ سے واپس آتے ہوئے فرمایا:

''ہم چھوٹے سے بڑے جہاد کی طرف جا رہے ہیں۔''

۱۳۵ ےے

جہاد کے مختلف مراحل:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ نبوت سے سرفراز کئے جانے کے فوراً بعد کچھ الجھنوں سے دوچار ہوگئی۔ آپ ُ پر ابھی پوری طرح یہ واضح نہیں ہوا تھا کہ جو واقعہ جبل نور یعنی غار حرا کی تنہائیوں میں وحی کی صورت میں پیش آیا اس کی حقیقی نوعیت کیا تھی۔ اس لئے آپ ُ اکثر پریشانی میں کمبل یا کوئی اسی قسم کا لبادہ اوڑھ کر لیٹے رہتے ...... پھر ایک دن آخر کار دوسری وحی آ گئی۔

يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝

''اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے، رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم، آدھی رات، یا اس سے کچھ کم کرو، یا اس سے کچھ زیادہ بڑھا دو، اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔......'' (37:1 تا 5)

یہ ایک مختصر دورانیے کا مرحلہ تھا جب آپ کو رات دیر تک بیدار رہ کر اللہ کی عبادت اور قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا گیا چونکہ رات کو انسانی طبیعت میں زیادہ گداز آ جاتا ہے اور قرآن مجید کے الہامی الفاظ قلب و دماغ کی گہرائیوں تک اترتے چلے جاتے ہیں (اس کے علاوہ شب بیداری نفسانی خواہشات پر غلبہ حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور انسانی نفس بے لگام نہیں ہونے پاتا)

6

جہاد سے متعلق غلط تصورات

جہاد کو غلط فہمی یا شعوری طور پر متعصب مغربی مفکرین اور مصنفین نے معصوم لوگوں کا ناحق خون بہانے کے برابر قرار دے دیا ہے۔ جبکہ روح جہاد اس کے بالکل برعکس ہے۔

جہاد کو تین مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(1) دل کے ساتھ (ارادہ اور محسوسات)۔

(2) زبان کے ساتھ (تحریر و تقریر)۔

(3) ہاتھ کے ساتھ (ہتھیار وغیرہ)۔

جہاد کے پہلے مرحلے کا آغاز:

کسی بھی تحریک کے آغاز سے پہلے لیڈر کو اپنے مقصد اور نصب العین کی سچائی کا یقین ہونا ضروری اور اسے اعلیٰ ذاتی کردار کا حامل شخص ہونا چاہئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادراک کر لیا تھا کہ آپ کی آئندہ زندگی کن مراحل سے دو چار ہونے والی ہے اور آپؑ نے اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اگلا حکم جلد ہی آ گیا۔

يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَأَنذِرْ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧

"......اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے، اٹھو اور خبردار کرو، اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے دور رہو اور احسان نہ کرو زیادہ حاصل کرنے کے لئے اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو۔"

(74:1 تا 7)

اس وحی کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باضابطہ طور پر تبلیغ دین کے مشن پر مامور کر دیا گیا چنانچہ آپ تن من دھن سے اس کی تکمیل کے لئے کمربستہ ہو گئے اور آپؑ نے کام کا

Marfat.com

آغاز گھر سے کیا لیکن جواب میں آپ کو طعن و تشنیع اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا، آپؐ پر سختیاں روا رکھی گئیں۔ ترغیب و تحریص کے جال بچھا دیئے گئے۔ اور آخر کار سماجی مقاطعہ (شعب ابی طالب کی محصوری کے تین سال) کا خوفناک حربہ بھی آزمایا گیا۔

نبوت کے بعد قیام مکہ کے تیرہ سال مصائب اور آلام کی ناقابل بیان داستان کا تلخ ترین باب ہے جس کا ہدف آپؐ اور آپؐ کے جانثار صحابہؓ تھے۔ مگر آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر کی تصویر بنے رہے۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝

(''اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو''۔ (سورۃ المدثر 7:74)

اور آخر کار ہجرت مدینہ کے بعد جب دشمنان اسلام مسلمانوں پر چڑھ دوڑے تاکہ اسلام کو طاقت پکڑنے سے پہلے ہی بیخ و بن سے اکھاڑ دیں اور اس کے نام لیواؤں کا خاتمہ کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دے دی۔

پہلے مرحلے سے عہدہ برآ ہونے یعنی اپنے نصب العین پر کامل یقین حاصل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے مرحلہ یعنی تحریر و تقریر سے جہاد شروع کیا۔ آپ کا طریق کار یہ تھا کہ آپ ایام حج اور دوسرے ایسے مواقع پر جب عرب کے دور دراز حصوں سے لوگ مکہ آتے تو آپؐ ان کے پاس جاتے اور اللہ کا پیغام ان تک پہنچاتے۔ اس کے علاوہ آپؐ بازار جاتے اور انفرادی طور پر لوگوں کو پند و نصائح سے راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے۔ یہ سلسلہ تیرہ برس تک جاری رہا (جس میں آپ کا وہ ہولناک سفر طائف بھی شامل ہے۔ جب آپؐ پر بازار میں پتھروں کی بارش کر دی گئی اور آپؐ زخمی ہو گئے لیکن آپؐ ہمیشہ اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے اور فرماتے یہ لوگ نہیں جانتے سچ کیا ہے۔ آپؐ کے جانثار پیروکار بھی کفار مکہ کے مظالم کا نشانہ بن رہے تھے اور بعض نے سختیوں اور مظالم کی تاب نہ لا کر اللہ کے حکم سے پہلے مرحلے پر حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت کی اور بعض لوگ صبر کی تصویر بنے مکہ میں ہی مقیم رہے۔

اس ضمن میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور آل یاسر رضی اللہ عنہم پر ڈھائے جانے والے مظالم ناقابل بیان تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے اور آپؓ کا مالک آپؓ کے گلے میں رسی باندھ کر اس کا سرا محلے کے شرارتی بچوں کے حوالے کر دیتا جو آپؓ کو گلیوں میں گھماتے اور گھسیٹتے رہتے۔ آل یاسرؓ پر جو مظالم ڈھائے گئے وہ انسانی برداشت سے باہر تھے۔ خود رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات بھی کفار مکہ کی چیرہ دستیوں سے محفوظ نہ تھی۔حتیٰ کہ انہوں نے آپؐ کے قتل کی بھی سازش کی اور یہ سختیاں سہتے سہتے آخر کار وہ دن آ گیا جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپؐ نے ہجرت مدینہ کا قصد فرمایا۔

جہاد۔تیسرا مرحلہ:

ہجرت مدینہ کے ساتھ اسلام کی مظلومیت کے دور کا خاتمہ اور بطور مذہب، معاشرہ اور ایک ریاست کے اس کے استحکام اور توسیع کے مرحلہ کا آغاز ہو گیا۔یثرب پہنچنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی کے ساتھ سیاسی اقدامات کا آغاز کیا اور یثرب کی قبائلی گروہ بندی کو اسلام کے مذہب اور سیاست کے امتزاج پر مبنی معاشرہ میں ڈھالنے کے کام کی بنیاد رکھی۔آپؐ نے اپنی بے مثال فراست سے مہاجرین و انصار میں مواخات کے ایک منفرد رشتے کی بنیاد ڈالی جس سے مہاجرین کو جو خصوصاً مالی طور پر انتہائی نامساعد حالات کا سامنا کر رہے تھے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں بڑی مدد ملی (ہجرت سے پیدا ہونے والے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے بعد آپؐ نے مسلمانوں اور یہود مدینہ کے مابین تعلقات کار کے قیام کی طرف توجہ دی۔اس کے علاوہ مدینہ میں امن وامان اور نظم ونسق کی بحالی بھی آپؐ کی ترجیحات میں شامل تھی جو ایک صدی طویل خانہ جنگی سے پارہ پارہ ہو چکا تھا۔آپؐ کی کوششوں سے ''میثاق مدینہ'' وجود میں آیا جس نے مسلمانوں، یہودیوں اور مدینہ کے دوسرے قبائل کو ایک آئین اور قانون کے بندھن میں باندھ دیا جس کے نتیجے میں مدینہ ایک باضابطہ ریاست کی حیثیت سے ابھرا جسے ایک وسیع وعریض سلطنت کا دارالحکومت بننا تھا۔

میثاق مدینہ کی اہمیت:

میثاق مدینہ کو اسلام کے ''میگنا کارٹا'' کی حیثیت حاصل ہے جس نے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق، قانون کی حکمرانی، عبادت کی آزادی اور مذہبی رواداری کو یقینی بنایا۔میثاق مدینہ کے مطالعے سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ایک ایسی ریاست کی شکل دینا چاہتے تھے جس میں مسلمانوں اور یہودیوں یکساں سب کو شہری آزادی و امن حاصل ہو اور سب اپنی اپنی صحتمند سرگرمیوں کو آگے بڑھا سکیں۔محض یہودیوں کی غداری کے باعث جو بعد میں مسلمانوں کے دشمنوں سے مل گئے جو مدینہ پر حملہ آور ہو چکے تھے یہ تمام کوششیں ناکام ہو گئیں)

مسلمانوں اور کفار میں ہونے والی جنگیں:

مسلمان ابھی ہجرت سے پیدا ہونے والے بے شمار مسائل سے نمٹنے میں پوری طرح کامیاب نہ ہوئے تھے کہ مدینہ کی نوزائیدہ ریاست پر جنگ کے بادل چھانے لگے۔ قریش مکہ اپنے ان رشتہ داروں کو بھولے تھے نہ ہی انہیں معاف کیا تھا جنہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور اب ان کی سختیوں سے بچ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ مسلمانوں اور کفار میں ہونے والی پہلی جنگ سے قبل کے واقعات کا جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ قریش مکہ کی اہل اسلام کے خلاف مخاصمت ہی تھی جس نے ایسے حالات پیدا کردیئے جو بالآخر غزوہ بدر کا باعث بنے۔ مشرکین مکہ ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور مسلمانوں کو مجبوراً دفاع کے لئے نکلنا پڑا۔ یہ وہی موقع تھا جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار سے لڑائی کی اجازت دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ

''اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جاری ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے''۔ (ان کو فتح دینے پر)

(39:22)

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ

''یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے ''ہمارا رب اللہ ہے......'' (40:22)

ان آیات میں صراحت کی گئی ہے کہ لڑنے کی اجازت مشروط ہے اور مسلمانوں کو ان لوگوں کے خلاف لڑنے کی اجازت دی جارہی ہے جو ان پر حملہ آور ہو چکے تھے تاہم دوسری آیات میں واضح کردیا گیا جن میں سے کچھ کا حوالہ آگے آرہا ہے کہ جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو کسی کمزوری اور بزدلی کا مظاہرہ ناقابل برداشت ہوگا۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ

Marfat.com

"پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو۔ اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کرلو تاآنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔" (4:47)

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾

"اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (190:2)

تاہم بعد میں مسلمانوں کو ان کافروں سے بھی لڑنے کا حکم دیا گیا جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف عناد رکھتے اور ان کے خلاف برے عزائم رکھتے تھے حالانکہ انہیں جزیہ ادا کر کے مسلمانوں کی حکومت میں پُرامن طریقے سے زندگی گزارنے کا پورا حق اور موقع حاصل تھا۔ ان کی تفصیل "بامقصد جہاد ہی جائز ہے۔" کے تحت آگے آ رہی ہے۔

اس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ جہاد ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت آیا جس میں کسی قسم کی زیادتی اور بے سود خونریزی کا دخل نہ تھا (گویا جہاد کے تین مرحلے تھے:

(i) پہلے اس کی اجازت نہ تھی جب اللہ نے یہ فرمایا:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

"...... اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لئے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں۔" (15:17)

(ii) دوسرے مرحلے پر اس کی اجازت دے دی گئی۔

(iii) تیسرے مرحلے پر اس کو لازمی قرار دیا گیا۔

Marfat.com

جہاد صحیح مقصد کیلئے ہی جائز ہے:

با مقصد جہاد ہی کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ فتنہ ایک لعنت ہے اور فتنہ کے خاتمہ کے لئے اللہ نے جہاد کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

''تم ان سے لڑتے رہو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آ جائیں، تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔'' (193:2)

یہاں یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو مسلمان کرنے کے لئے جہاد کی اجازت نہیں دی بلکہ ''فتنہ'' کے قلع قمع کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے (کیونکہ فتنہ قتل سے بری چیز ہے۔'' اللہ نے فرمایا:

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۗ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

''ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے، اس لئے کہ قتل اگرچہ برا ہے، مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ برا ہے اور مسجد حرام کے قریب جب تک وہ تم سے نہ لڑیں تم بھی نہ لڑو، مگر جب وہ وہاں لڑنے سے نہ چوکیں تو تم بھی بے تکلف انہیں مارو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو جان لو کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

(192`191:2)

Marfat.com

(دیکھئے ان میں کسی جگہ یہ نہیں فرمایا گیا کہ انہیں مسلمان کر کے چھوڑنا، بلکہ یہی فرمایا کہ اگر وہ تم سے لڑنے پر تل جائیں تو پھر پورا مقابلہ کرو اور جونہی وہ لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیں تم بھی پیچھے ہٹ جاؤ، باز آجانے سے کسی جگہ یہ مراد نہیں لیا گیا کہ وہ کفر اور شرک سے باز آجائیں بلکہ فتنہ سے باز آجانا مراد ہے)

آیت 2:193 میں صاف فرمادیا گیا کہ:

فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۝

''پھر اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔''

یعنی جس وقت فتنہ پرور لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے یعنی کافر، مشرک، دہریے ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ جو چاہے عقیدہ اختیار کرے اور جس کی چاہے عبادت کرے یا نہ کرے انہیں گمراہی سے نکالنے کے لئے نصیحت اور مشورہ تو درست ہے لیکن لڑائی کی اجازت ہرگز نہیں (ہاں اگر وہ بزور طاقت اپنے باطل نظریات ٹھونسنے کی کوشش کریں ان کے خلاف ہتھیار اٹھانا جائز ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔)

(تاہم اللہ تعالیٰ نے معذوروں اور بیماروں کو جہاد میں حصہ لینے سے مستثنیٰ کر دیا ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ

''اگر اندھا اور لنگڑا اور مریض جہاد کے لئے نہ آئے تو کوئی ہرج نہیں۔''

(17:48)

تحفظ کے طلب گار غیر مسلموں کی حفاظت لازمی ہے:

اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے اور امن اور رحم اسے بہت پسند ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ
فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ۝

Marfat.com

''اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اس کے مامن (پر امن ٹھکانہ) تک پہنچا دو۔ یہ اس لئے کرنا چاہئے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔'' (6:9)

اسلام جارحیت کو پسند نہیں کرتا:

اسلام کسی قسم کی جارحیت یا زیادتی کو پسند کرتا ہے نہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ لڑنے کی اجازت بھی صرف اس صورت میں دی گئی جب حملہ کیا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

''اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (190:2)

اگر دشمن مائل بہ مصالحت ہو تو مسلمانوں پر صلح لازم ہے:

قرآن مجید کی درج ذیل آیت اسلام کے امن پسند مذہب ہونے کا بین ثبوت ہے۔ سورۃ الانفال میں فرمایا گیا:

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا

''اور اے نبیؐ! اگر دشمن صلح وسلامتی کی طرف مائل ہو تو تم بھی اس کے لئے آمادہ ہو جانا۔......'' (61:8)

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین معاہدے کی پابندی ضروری ہے:

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ

اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿۹۰﴾

''البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جاملیں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے۔ اسی طرح وہ منافق بھی مستثنیٰ ہیں جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دلبرداشتہ ہیں، نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے۔ اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کردیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے۔ لہٰذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور لڑنے سے باز رہیں اور تمہاری طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی۔''(90:4)

یعنی وہ گروہ بھی جو مسلمانوں کے حلیفوں کے حلیف بن جائیں مسلمانوں کے شریک معاہدہ قرار پائیں گے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۴﴾

''بجز ان مشرکین کے جن سے تم نے معاہدے کیے پھر انہوں نے اپنے عہد کو پورا کرنے میں تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تو ایسے لوگوں کے ساتھ تم بھی مدت معاہدہ تک وفا کرو کیونکہ اللہ متقیوں ہی کو پسند کرتا ہے۔''(4:9)

مسلمانوں کا صلح جو غیر مسلم رشتہ داروں سے برتاؤ کیسا ہو؟

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

لَا يَنْهٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ

Marfat.com

يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

''اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (8:60)

یعنی ایسے غیر مسلم رشتہ دار جو اسلام کے خلاف کارروائیوں میں عملاً حصہ نہ لیں بلکہ غیر جانبدار رہیں ان سے لین دین اور تعلقات برقرار رکھنے کی ممانعت نہیں کی گئی (اس دین میں کہاں شدت پسندی ظاہر ہوتی ہے کہ جس میں اہل اسلام کو غیر مسلم رشتہ داروں سے قطع تعلق کے کرب سے بھی دوچار نہیں کیا گیا۔

اسلام کی نظر میں تمام عبادت گاہیں محترم ہیں:

وہ تمام عبادت گاہیں جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اسلام کے نزدیک مقدس اور محترم ہیں اور جو لوگ عبادت کی غرض سے وہاں جاتے ہیں چاہے وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں یا یہودی...... اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والے ہیں (اس لئے مسلمانوں پر ان تمام عبادت گاہوں کا احترام اور تحفظ لازم ہے جہاں ایک خدا کی عبادت کی جاتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے قرآن مجید میں فرمایا:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيْرًا ۗ

''...... اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجے اور معبد اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کر ڈالی جائیں......'' (40:22)

اللہ کی نظر میں انسانیت کی اہمیت سب سے زیادہ ہے:

اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوقات میں انسان سے محبت سب سے زیادہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ
أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَمَنْ أَحْيَاهَا
فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ

''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔''

(32:5)

قرآن مجید میں ''انسان'' کے قتل کا ذکر کیا اس کے مذہب کی تخصیص نہیں کی یعنی اللہ کی نظر میں ایک بے گناہ شخص کا قتل پوری انسانیت کو ذبح کرنے کے مترادف ہے اور اسی طرح ایک انسان کی جان بچانا پوری نوع انسانی کو زندگی بخش دینے کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی انسان سے محبت کا ایک اور ثبوت ملاحظہ ہو۔ انسان کی تخلیق کے حوالے سے ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝

''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔''(4:95)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ

''پھر اس کو نک سک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی۔''(9:32)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ قرآن مجید کی سورۃ الانعام میں ارشاد ہے:

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ

''وہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا۔'' (165:6)

جو لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن دہشت گردی پر اکساتا ہے کیا انہیں یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ ایک خالق جس کو اپنی مخلوق سے اس قدر محبت ہے کہ اسے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا اور اپنا نائب بنایا کیا وہ ذات اپنی پیاری مخلوق کے ناروا قتل کی اجازت دے سکتی ہے۔ کیا الزام لگانے والوں کو انسانیت کے حوالے سے قرآن مجید کے فرامین یاد نہیں؟)

بلاشبہ ہر انسان کا نفس اسے برائی کی طرف مائل کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کا ضمیر اسے اس راستے سے باز رہنے کی طرف کھینچتا ہے (انسان میں محبت، قربانی، رحم، انکساری، دیانت داری، وفاداری اور نرم خوئی کے ساتھ ساتھ تخریبی رجحانات بھی پائے جاتے ہیں جو دنیاوی خواہشات کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں، تاہم انسان پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں رحم و کرم کی بدولت اسے ضمیر جیسی نعمت میسر ہے جو اسے صحیح اور غلط میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ اللہ پر یقین کامل، آخرت میں جواب دہی اور جہنم کے دائمی عذاب کے خوف اور جنت کے حصول کی خواہش، مومن کو دنیاوی خواہشات سے دور رہنے میں مدد دیتی ہے اس لئے وہ لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتا، درگزر سے کام لیتا، شر کا جواب خیر سے دیتا، ضرورت مندوں کی مدد کرتا، رحم، محبت اور رواداری کا مظاہرہ کرتا ہے۔

(اس کے مقابلے میں دہشت گرد اپنے ضمیر کی آواز سننے کی بجائے نفس کی بات مانتے اور تشدد سمیت دوسرے تمام شیطانی راستوں پر چلنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ انہیں نہ خدا خوفی ہی ان راہوں سے روکتی ہے اور نہ مذہب کی اخلاقیات ہی دامن گیر ہوتی ہیں۔ خود ہی انصاف کیجئے اسلام جیسا مذہب کیسے ان دہشت گردوں کی حمایت کرسکتا ہے جو عوامی مقامات اور عبادت گاہوں کو بم حملوں کا نشانہ بناتے اور بے گناہ انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگتے ہیں جبکہ اس کی نظر میں ایک بے گناہ کا قتل پوری نوع انسانی کے قتل کے برابر ہے۔ جو گمراہ لوگ دوسرے مذاہب یا عقائد کے حامل لوگوں کی عبادت گاہوں پر حملے کرتے ہیں وہ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

7

اسلام میں جہاد کا مقام

سب سے بڑے شارح اسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسلام میں جہاد کو تیسری ترجیح حاصل ہے: جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے''؟ آپ نے فرمایا ''نماز کو مقررہ وقت پر ادا کرنا''۔ میں نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے والدین کی خدمت (اور فرمانبرداری)'' میں نے پوچھا ''یا رسول اللہ! (ان دو کے بعد) پھر کون سا عمل افضل ہے''! آپ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'') صحیح بخاری حدیث 2782)

اسلام کے اس فلسفہ جہاد کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ مقاصد کے لئے جہاد کا آج کے خودساختہ نظریات جہاد سے کوئی واسطہ نہیں جنہیں بعض گم کردہ راہ مسلمانوں نے حرز جان بنالیا ہے بلکہ وہ نادانستگی میں جہاد کے بارے میں مغرب میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو مزید ہوا دے رہے ہیں جو مخصوص مقاصد کے لئے ایک منظم طریقے سے پھیلائی جارہی ہیں۔

8

اللہ کی راہ میں جہاد کے قوانین وضوابط

اسلام ہر قسم کے حالات میں کسی بھی ظلم اور زیادتی کی اجازت نہیں دیتا تاہم اگر جنگ ناگزیر ہو جائے تو اس کے لئے اسلام میں سخت ضابطے مقرر کئے گئے ہیں جن کا ذکر آئندہ سطور میں آ رہا ہے۔ ان میں سے کچھ کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے جبکہ دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے اخذ کئے گئے ہیں۔

1۔ ایک سچا مسلمان صرف نیک مقصد کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے۔ ذاتی شہرت یا مال ومنال کی خواہش قطعاً اس کا مطمع نظر نہیں ہوتی نہ ہی نسلی تفاخر اسے آمادہ پیکار کر سکتا ہے۔

2۔ اپنے بچاؤ کے لئے تلوار اٹھانا جنگ کے لئے اجازت کی شرط ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو، جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (190:2)
مسلمانوں کو ان لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی جو ان کے دین کے خلاف صف آرا نہیں اور جنگ میں اندھا دھند قتل عام کی بھی اجازت نہیں۔ بے گناہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور زخمیوں کے قتل کی ممانعت ہے۔

3۔ جنگ میں دشمن کی لاشوں کی بے حرمتی، انہیں مسخ کرنے، کھیتوں کو تباہ کرنے اور مویشیوں کو مارنے کی بھی اجازت نہیں ہوتی، اس قسم کی دوسری ناانصافیوں اور ظلم کی کارروائیوں کی بھی ممانعت ہے۔

4۔ قرآن حکیم کے مطابق طاقت کا استعمال اس وقت جائز ہے جہاں اس کے بغیر گزارا نہ ہو اور صرف اس حد تک جتنی ضروری ہو۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات جنگ:

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ نظم وضبط کا احسن ترین نمونہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبے میں قوانین اور ضابطوں کی پابندی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی متعدد غزوات کی قیادت فرمائی اور کتنے ہی سرایا روانہ فرمائے۔ ذیل میں ایک جنگی حکم نامہ کا خلاصہ دیا جا رہا ہے جو آپؐ اور آپؐ کے جانشین خلفا سالار لشکر کو جنگی مہم پر روانہ کرتے وقت جاری کرتے تھے اور سالار لشکر اور سپاہی دل وجان سے اس پر مکمل طور پر عمل کرتے تھے:

☆ اپنے دل کو ہر وقت خوف خدا سے لبریز رکھنا۔ یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تم لوگ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہو۔

☆ یہ بات مت بھولو کہ اسلام امن اور محبت کا علمبردار ہے۔

☆ اپنے راستے میں آنے والے پھل دار درختوں کو کاٹنا نہ ہی آباد زمینوں کو برباد کرنا۔

☆ فتح یابی کے بعد انصاف پسندی کا مظاہرہ کرنا اور مفتوحین کے جذبات کا احترام کرنا۔

☆ خانقاہوں، عبادت گاہوں اور وہاں مقیم گوشہ نشین زاہدوں اور مذہبی اکابرین کا احترام کرنا۔

☆ شہریوں کو قتل نہ کرنا۔

☆ خواتین کی آبروریزی نہ کرنا اور مفتوحین کی عزت نفس اور وقار کا احترام کرنا۔

☆ بوڑھوں اور بچوں کو نقصان نہ پہنچانا۔

☆ کسی بھی جگہ شہری آبادی کے لوگوں سے تحائف قبول نہ کرنا۔

☆ اسلامی فوج کے افسروں اور سپاہیوں کو شہریوں کے گھروں میں قیام کی اجازت نہ دینا۔

(بحوالہ ایلنڈر یولمر۔ چرچ ہسٹری، 285، بخاری، مناقب 9، مندرجہ بالا تفصیلات۔ پیغمبر اسلام بحیثیت سپہ سالار، بزبان انگریزی از فتح اللہ گلین (ترک مورخ) افضل الرحمٰن)

Marfat.com

میدان جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے رحم دلی کا مظاہرہ:

اگرچہ جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے لیکن مسلمانوں نے دشمن کے خلاف جنگ کے دوران بھی اپنے طرز عمل سے سنہری مثالیں قائم کیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد ایک سلطنت قائم کرنا نہیں تھا بلکہ آپ نوع انسان کے لئے رہبر اور رحمت بن کر تشریف لائے تھے تاکہ دین و دنیا دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہوں۔ آپ انسانوں کے لئے زندگی میں اور ابدی کامیابیوں کی نوید لے کر آئے تھے انسانوں کا قتل عام کرانے نہیں۔ آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ جنگ سے جتنا بھی گریز ہو سکے بہتر ہے لیکن اگر جنگ ناگزیر ہو جائے تو آپ کی حکمت عملی یہ ہوتی تھی کہ کم سے کم جانی نقصان کے ساتھ مقاصد حاصل ہو جائیں۔ آپ نے اپنی حیات طیبہ میں 40 کے لگ بھگ جنگی مہمات روانہ فرمائیں جب کہ 28 مہمات ایسی تھیں جن میں آپ خود سالار لشکر تھے ان میں سے کم و بیش نصف مواقع پر عملاً جنگ کی نوبت آئی۔ مجموعی طور پر چھوٹی بڑی جھڑپوں اور لڑائیوں کی تعداد 80 سے زیادہ نہیں تھی۔ اور ان میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ جن میں سے 750 کافر اور 250 مسلمان تھے۔ یہ آپ کی کتنی بڑی کامیابی تھی کہ اتنے کم جانی نقصان کے ساتھ آپ نے تاریخ میں پہلی بار جزیرہ نما عرب میں امن قائم کر دیا اور ایک ایسے نظام کی بنیاد رکھی اور اسے اس حد تک مستحکم کر دیا کہ اس نے سلامتی اور امن کے ایک عالمگیر نظام کے قیام کا دروازہ کھول دیا۔

اسلام انصاف کے لئے لڑنے کا حکم دیتا ہے:

قرآن پاک کے احکام کے مطابق مسلمانوں کو اس وقت تک جدوجہد جاری رکھنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک فتنہ کا خاتمہ اور غیر اللہ کی عبادت اور اطاعت اپنے انجام کو نہ پہنچ جائے۔ اس مقصد کے لئے اسلام اپنے پیروکاروں کو کمزوروں اور مظلوموں کی مدد کے لئے لڑنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

Marfat.com

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۟

''آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پاکر دبالئے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مدد گار پیدا کر دے۔'' (75:4)

9

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ...... رحمۃً لِّلعالمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ اپنی امت کے لئے رحم وکرم سے عبارت ہے۔ اپنی امت کی دنیوی اور اخروی زندگی کو سنوارنے اور اسے جہنم کے عذابوں سے محفوظ رکھنے کی آپ ؐ کی خواہش اس قدر شدید تھی کہ آپ ؐ اپنی قوم کی گمراہی سے پریشان اور دلگرفتہ رہتے تھے اور آپ ؐ کی پریشانی اس حد تک بڑھ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کے اطمینان قلب کے لئے آیات نازل فرمائیں:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا۝

''اچھا، تو اے محمدؐ، شاید تم ان کے پیچھے غم کے بارے اپنی جان کھودینے والے ہو اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائے۔'' (6:18)

مکہ میں نبوت کے بعد آپ ؐ کی قوم نے آپ کو اس قدر ستایا کہ آپ ؐ یہ شہر عزیز چھوڑنے پر مجبور ہو گئے جہاں آپ ؐ پیدا ہوئے اور اپنی تریسٹھ سالہ زندگی کے 50 سال گزارے مگر اپنی قوم کے لئے آپ ؐ کے درد کا یہ عالم تھا کہ جب جنگ احد میں آپ ؐ شدید زخمی ہو چکے تھے تو ان لوگوں کے لئے جن کے تیروں نے آپ کا جسم چھلنی اور جن کی تلواروں نے آپ ؐ کے جسد مبارک پر گہرے گھاؤ لگائے تھے آپ ؐ اپنے رب کے حضور دست سوال دراز کئے ہوئے تھے:

''اے اللہ! میری قوم کے لئے بخشش کے دروازے کھول دے اس لئے کہ وہ نہیں جانتے (کہ وہ کیا کر رہے ہیں)'' (بخاری۔انبیاء 54)

Marfat.com

فتح مکہ کے موقع پر:

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رواداری اور حسن سلوک کا مظاہرہ فرمایا وہ آپ کی پیغمبرانہ شان کے عین مطابق تھا تاریخ عالم اس عفو اور درگزر کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اہل مکہ خوف سے کانپ رہے تھے کہ نہ جانے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، مجمع میں وہ شقی القلب کافر بھی تھے جنہوں نے آپؐ اور آپؐ کے پیروکاروں پر مظالم ڈھائے تھے اور اب جہاں وہ عرب کی انتقامی روایات سے خوفزدہ تھے وہاں وہ آپ کی رحمت بے پایاں اور درد مند دل سے بھی آگاہ تھے۔ اس لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''تم کیا توقع رکھتے ہو کہ میں تم سے کیا سلوک کرنے والا ہوں؟'' ان کے منہ سے بیک آواز نکلا ''آپؐ ایک کریم بھائی اور کریم باپ کے بیٹے ہیں۔'' اس موقع پر آپؐ نے وہ تاریخی الفاظ ادا فرمائے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے قصوروار اور خوف سے لرزاں بھائیوں سے کہے تھے۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمہ: ''آج تم پر کوئی گرفت نہیں (جاؤ تم آزاد ہو) اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔'' (92:12)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مجسم رحمت تھی۔

اس کی گواہی قرآن مجید نے بھی دی ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

''دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم میں سے ہی ہے۔ تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ ایمان لانے والوں کیلئے وہ شفیق اور رحیم ہے۔'' (128:9)

Marfat.com

منافق اور مشرکین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم دلی سے فیض یاب ہوتے تھے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم دلی اور دریا دلی صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ منافق اور مشرکین بھی فیض یاب ہوتے تھے۔ آپ کو بخوبی علم تھا کہ سچے مسلمان کون ہیں اور منافق کون ہیں۔ مگر آپؐ نے کبھی ان کی اصلیت ظاہر نہیں کی تاکہ انہیں مکمل شہری حقوق حاصل رہیں اور شاید وہ کبھی سچے مسلمان بن جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے لئے کبھی سزا بھی نہیں دی بلکہ ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا کہ وہ جو چاہے گا ان کا فیصلہ کرے گا۔ آپؐ سزائیں دینے سے حتی الامکان گریز فرماتے تھے اور اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں اور وہ اپنے بندوں کو معاف کردے (ماعز بن مالک کا مشہور واقعہ ہے جب اس نے آپؐ کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کیا تو آپؐ نے ہر ممکن کوشش فرمائی کہ وہ کسی طرح اپنے الفاظ واپس لے لے اور سزا سے بچ جائے۔ جب سزا پر عملدرآمد ہو گیا تو ایک شخص نے اِس پر لفظ طعن دراز کیا اور کہا ''اس نے جو جرم تنہائی میں کیا تھا اس کو ظاہر کر دیا اور پھر کتے کی موت مارا گیا'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لفظوں پر سخت غصہ آیا۔ اور آپؐ نے فرمایا ''اس کی توبہ اتنی بڑی ہے کہ دنیا کے تمام گناہ گاروں کی بخشش کے لئے کافی ہے۔''

(مسلم، حدود 17-23۔ بخاری، حدود 28)

بیواؤں، یتیموں، کمزوروں، ناداروں اور معذوروں پر آپ کی نظر شفقت تھی اور آپؐ ہمیشہ ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کرتے تھے۔ جب آپؐ غار حرا میں پہلی وحی کی آمد سے پریشان اور گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے تو آپ کی اہلیہ خدیجہ مطہرہؓ نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا:

''مجھے گمان ہے کہ آپؐ اس امت کے پیغمبر ہوں گے۔ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹاتے ہیں۔ اپنے رشتہ داروں کی مدد فرماتے ہیں۔ غریبوں اور کمزوروں کا آپؐ سہارا ہیں اور مہمانوں کی میزبانی بھی کرتے ہیں۔'' (طبقات۔ ابن سعد 195:1)

کیا ایسی خصوصیات کا حامل شخص کبھی بھی اپنے پیروکاروں کو بے گناہ لوگوں پر ظلم کا سبق دے سکتا ہے؟

Marfat.com

اسلام اپنے پیروکاروں کو جانوروں پر بھی رحم کرنے کا حکم دیتا ہے:

اسلام یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ جانوروں اور پرندوں کو بھی ستایا جائے یا انہیں ایذا دی جائے بلکہ وہ ان پر رحم و ہمدردی کا سبق دیتا ہے اور اس کے بدلے میں جنت میں درجات کی بشارت بھی دیتا ہے (ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے ایک واقعہ بیان فرمایا ایک طوائف کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بخش دیا کہ اس نے پیاس سے بے حال کتے کو پانی پلایا تھا جبکہ ایک اور عورت جو عبادت گزار تھی مگر اس نے اپنے اوپر جہنم واجب کر لی جب اس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا اور اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیا اور وہ بھوکی پیاسی مر گئی۔"
(بخاری۔انبیاء۔54)

(اسی طرح ایک دفعہ جنگی مہم کے دوران کچھ لوگوں نے ایک پرندے کے بچے گھونسلے سے نکال لئے۔ بچوں کی ماں جب دانہ دنکا لے کر آئی تو بچوں کو نہ پا کر بے چین ہو گئی اور پڑاؤ کے اس مقام پر بے تابی سے چکر لگانے اور فریادیں کرنے لگی جہاں اس کے بچے رکھے گئے تھے۔ اس بات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپؐ نے بچے گھونسلے میں واپس رکھنے کا حکم دیا)
(ابوداؤد۔آداب، 164، جہاد 112)

(حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دیکھا کہ ایک شخص بھیڑ ذبح کرنے کے لئے چھری اس کے سامنے ہی تیز کر رہا تھا جس پر آپؐ نے اسے فرمایا "کیا تم اسے بار بار مارنا چاہتے ہو؟" (حاکم، مستدرک 4، 231، 233)

کیا اس سے بڑی انسان اور حیوان دوستی ہو سکتی ہے اور کچھ خاکم بدھن بد باطن لوگ جو کچھ مغربی اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کے ذریعے دکھا رہے ہیں کیا اس کا ہلکا پھلکا سا پرتو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پایا جاتا ہے؟

تحقیق و تحریر: سید خالد جاوید مشہدی

روزنامہ نوائے وقت ملتان۔

استفسارات
اور ان کے جوابات

Marfat.com

مسلمان ہی دہشت گرد اور انتہا پسند کیوں؟

سوال: آخر ایسا کیوں ہے کہ بیشتر دہشت گرد اور انتہا پسند مسلمان ہی ہوتے ہیں؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک: یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ جہاں بھی عالمی سیاست پر یا مذہبی نوعیت کی کوئی بھی بحث ہوتی ہے۔ یہ سوال لڑھکا دیا جاتا ہے اور میڈیا سے اسلام کے بارے میں بدنیتی سے جو غلط سلط باتیں پھیلائی جارہی ہیں اس نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے (جس کی بنیاد پر مسلمان دنیا بھر میں امتیازی سلوک کا نشانہ بن رہے ہیں اور ان پر ظلم اور تشدد بھی روا رکھا جاتا ہے (آپ کو امریکہ میں اوکلاہاما کا بم دھماکے کا واقعہ یاد ہوگا جب بغیر کسی تحقیق کے فوراً بم کے پیچھے "مڈل ایسٹ سازش" کا ایک طومار کھڑا کر دیا گیا حالانکہ جو مجرم بعد میں پکڑا گیا اس کا تعلق امریکی فوج سے تھا)

(آیئے ہم بنیاد پرستی یا انتہا پسندی اور دہشت گردی کے معاملے کا تجزیہ کریں۔

1۔ لفظ بنیاد پرست کی تعریف:

(بنیاد پرست کی تعریف یہ ہے کہ وہ شخص جس عقیدے اور نظریے کا پیروکار ہے اس کی مبادیات یعنی بنیادی اصولوں پر سختی سے کاربند ہو) ایک ڈاکٹر کے لئے ضروری ہے کہ وہ طب کی مبادیات سے پوری طرح آگاہ ہو اور ان پر سختی سے عمل بھی کرے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسے طب کے شعبے میں بنیاد پرست ہونا چاہئے (اسی طرح ایک اچھے ماہر ریاضی کے لئے ریاضی کے بنیادی اصولوں سے کما حقہ آگاہی اور ان پر لفظاً اور معناً عمل ضروری ہے اور اسے ریاضی کے شعبے میں فنڈامینڈلسٹ یعنی بنیاد پرست ہونا چاہیے۔ ایک اچھے سائنس دان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سائنس کے مبادیات سے نہ صرف اچھی طرح آگاہ ہو بلکہ ان پر عمل پیرا بھی ہو یعنی اچھا سائنسدان سائنس کے شعبے میں فنڈامینڈلسٹ یا بنیاد پرست ہو)

Marfat.com

2۔تمام بنیاد پرست ایک جیسے نہیں ہوتے:

تمام بنیاد پرستوں کو ایک ہی پیمانے سے ناپا نہیں جاسکتا نہ ہی تمام بنیاد پرستوں کو اچھے یا برے کے خانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (کسی بنیاد پرست کے اچھے یا برے ہونے کا انحصار اس کے متعلقہ شعبے اور عمل پر ہے جس میں وہ بنیاد پرستی کا مظاہرہ کرے) ایک بنیاد پرست ڈاکو یا چور معاشرے کے لئے باعث آزار ہے اس لئے معاشرہ اسے پسند نہیں کرتا جب کہ بنیاد پرست ڈاکٹر معاشرے کی خدمت کرتا ہے اور اس لئے معاشرہ میں اسے احترام کا درجہ حاصل ہے)

3۔مجھے بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر ہے:

میں ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے اسلام کی مبادیات سے پوری طرح آگاہ اور ان پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتا ہوں اور ایک سچے مسلمان کو بنیاد پرست مسلمان ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے کسی قسم کی جھجک یا شرمندگی کا احساس نہیں ہونا چاہئے (میں اپنے بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول نہ صرف انسانیت بلکہ دنیا کی دوسری مخلوقات کے لئے بھی فائدہ مند ہیں (اسلام کا ایک بھی اصول ایسا نہیں جو نوع انسانی کی اجتماعی بہبود کے خلاف ہو۔ بہت سے لوگ اسلام سے متعلق تشکیک کا شکار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اسلام کی بعض تعلیمات انصاف پر مبنی نہیں (یہ سوچ صرف اسلام کے بارے میں درست اور مکمل علم نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ اگر اسلامی تعلیمات کا کھلے ذہن کے ساتھ تجزیہ کیا جائے تو اس حقیقت تک پہنچے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ (اسلام اجتماعی اور انفرادی دونوں حوالوں سے فائدہ بخش ہے)

4۔بنیاد پرستی کی اصطلاح پہلی بار مسیحیوں کیلئے استعمال کی گئی:

انگریزی کی معروف ویبسٹر (Webster`s) کی ڈکشنری کے مطابق فنڈامنٹلزم ایک تحریک تھی جو 20 ویں صدی کے اوائل میں امریکہ کے پروٹسٹنٹ حلقوں کے اندر اٹھی۔ یہ جدیدیت کے خلاف ایک ردعمل تھا او(ان کا زور اس بات پر تھا کہ بائبل نہ صرف عقائد اور اخلاقیات کے معاملات بلکہ تاریخی حوالوں سے بھی غلطیوں سے پاک کتاب ہے اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بائبل حرف بہ حرف اللہ کے اپنے الفاظ پر مشتمل ہے اسی طرح تاریخی حوالے کے مطابق بنیاد

Marfat.com

پرستی کی اصلاح پہلی بار مسیحیوں کے ایک فرقے کے لئے استعمال کی گئی جن کا عقیدہ تھا کہ بائبل میں کوئی تحریف یا تبدیلی نہیں کی گئی اور یہ ہو بہو اللہ کے الفاظ پر مبنی کتاب ہے)

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق "کسی بھی مذہب خصوصاً اسلام کے قدیم اولین یا بنیادی نظریات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونا" مگر آج اہل مغرب نے بنیاد پرستی کو اسلام اور مسلمانوں سے منسوب کر دیا ہے اور دہشت گردی کا تعلق اسلام سے جوڑ دیا گیا ہے)

5۔ ہر مسلمان کو "دہشت گرد" ہونا چاہیئے:

میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ہر مسلمان کو دہشت گرد ہونا چاہیئے (دہشت گرد وہ ہوتا ہے جس سے سب ڈریں جو خوف پھیلا دے) جیسے کہ چور، ڈاکو جونہی پولیس کو دیکھتے ہیں وہ دہشت زدہ ہو جاتے ہیں یعنی ڈاکو کے لئے پولیس مین دہشت گرد ہے (اسی طرح ہر مسلمان کو سماج دشمن عناصر کے لئے دہشت گرد ہونا چاہیئے یعنی چور، ڈاکو اور عزتوں کے لٹیرے مسلمان کو دیکھ کر دہشت سے لرزنے لگیں (یہ بات درست ہے کہ آج کے دور میں دہشت گرد سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی سرگرمیوں سے عوام الناس میں خوف و ہراس پھیلا دے (لیکن سچا مسلمان وہ ہے جو سماج دشمن عناصر کے لئے دہشت کی علامت بن جائے لیکن بے گناہ شہریوں کے لئے اس کا وجود امن اور تحفظ کا ضامن ہونا چاہیئے۔)

6۔ ایک دور کے دہشت گرد دوسرے دور میں محبّ وطن ہیرو بن جاتے ہیں:

آزادی سے قبل جب برصغیر پاک و ہند پر انگریزوں کی حکمرانی تھی تو آزادی کے لئے لڑنے والے جنہوں نے برطانوی ابتلاء کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا دہشت گرد قرار پائے تاہم جب انگریزی راج ختم ہو گیا تو یہی دہشت گرد "محب وطن" قرار دیئے گئے۔ یعنی ایک ہی قسم کی سرگرمیوں کی پاداش میں ایک حکومت نے انہیں دہشت گرد بنا دیا جب کہ دوسری حکومت نے حب الوطنی کی خلعت سے نوازا (اس طرح جو لوگ سمجھتے تھے کہ ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ اور حکومت درست ہے وہ اس راج کے خلاف لڑنے والوں کو دہشت گرد اور جن لوگوں کا خیال تھا کہ انگریزوں کو اس ملک پر قبضہ اور راج کرنے کا کوئی حق نہیں وہ ان جنگجوؤں کو محب وطن اور ہیرو قرار

دیتے تھے(اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی شخص کے بارے میں فیصلہ دینے سے قبل اس کا مؤقف ضرور سنا جائے۔ دونوں فریقوں کا مؤقف معلوم کر کے پھر صورتحال کا تجزیہ کیا جائے۔ یہ دیکھا جائے کہ اس شخص کا کیا ارادہ تھا کہ اس کے پاس اپنے عمل کا کیا جواز تھا)

7۔اسلام کا مطلب امن اور سلامتی ہے:

اسلام ''سلام'' سے نکلا ہے جس کا مطلب امن اور سلامتی ہے۔ یہ امن اور سلامتی کا دین ہے اور اپنے پیروکاروں کو دنیا میں امن کو فروغ دینے کی تلقین کرتا ہے۔ اس طرح ہر مسلمان کو بنیاد پرست ہونا چاہئے یعنی سلامتی کے دین، اسلام کی مکمل پیروی کرنی چاہئے اور اسے سماج دشمن عناصر کے لئے دہشت گرد ہونا چاہئے تا کہ معاشرے میں امن اور انصاف کا دور دورہ ہو)

کیا اسلام تلوار کے زور پر پھیلا؟

سوال: اسلام کو امن کا دین کیسے کہا جا سکتا ہے جبکہ اسے تلوار کے زور پر پھیلایا گیا؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک: بعض غیر مسلموں کے ہاں یہ تصور بہت پختہ ہے کہ اگر مسلمان طاقت استعمال نہ کرتے تو آج دنیا میں اسلام کے پیروکاروں کی تعداد اس قدر زیادہ نہ ہوتی مگر حقیقت اس کے برعکس ہے اور دلائل کے ساتھ یہ حقیقت ثابت کی جا سکتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا بلکہ یہ سچائی، دلیل اور منطق کی طاقت تھی جس نے اسلام کو تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیلایا۔

1۔اسلام کا مطلب:

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ یہ لفظ ''سلام'' سے نکلا ہے اس سے مراد اللہ کی رضا کے سامنے سر جھکانا بھی ہے۔ اس حوالے سے اسلام امن کا علمبردار مذہب ہے اور اس کا حصول خالق کائنات کی رضا کے سامنے سر جھکانے سے ہی ممکن ہے)

2۔بعض اوقات طاقت کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے:

دنیا میں بسنے والا ہر انسان انفرادی مزاج اور طبیعت کا حامل ہے اور سب ہی لوگ امن پسند نہیں ہوتے اور ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنے مذموم مقاصد کے لئے دنیا کا امن درہم برہم کرنے پر تلے رہتے ہیں اس لئے بعض اوقات امن برقرار رکھنے کے لئے طاقت کا استعمال ناگزیر

ہو جاتا ہے اور اس مقصد کے لئے پولیس کا محکمہ قائم کیا گیا ہے تا کہ سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں کی روک تھام کی جا سکے (اسلام امن کے فروغ کا علمبردار ہے تاہم یہ اپنے پیروکاروں کو تلقین کرتا ہے کہ جہاں ظلم ہو اس کے خلاف لڑیں اور ظاہر ہے ظلم کے خلاف لڑنے کے لئے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے (اسلام میں صرف امن اور انصاف کے لئے طاقت کے استعمال کی اجازت ہے۔

3۔مورخ ڈی لیسی اولیری کی رائے:

اس غلط تصور کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا کا جواب انگریز مورخ ڈی لیسی اولیری نے اپنی کتاب Islam at the Cross Road میں بڑے احسن انداز میں دیا ہے۔ صفحہ 8 پر وہ لکھتے ہیں:

''تاریخ نے بہرحال یہ حقیقت کھول دی ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں یہ روایتی تعصب پر مبنی کہانیاں کہ مسلمان جنونی انداز میں دنیا میں فتوحات کرتے اور تلوار کے زور پر مفتوحین کو اپنے مذہب میں داخل کرتے رہے۔ سب نامعقول اور فضول افسانے ہیں جنہیں مؤرخین دہراتے رہتے ہیں۔''

4۔سپین میں اسلامی حکومت کے 800 سال:

مسلمانوں نے سپین پر 800 سال حکومت کی مگر غیر مسلم رعایا کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے کبھی ریاستی طاقت کا سہارا نہیں لیا مگر بعد میں آنے والے مسیحی فاتحین نے مسلمانوں کا مکمل صفایا کر دیا اور ایک ایسا وقت بھی آیا کہ سپین میں ایک بھی مسلمان باقی نہیں رہ گیا تھا جو کبھی اذان ہی دے دیتا۔

5۔ایک کروڑ، 40 لاکھ عرب پیدائشی عیسائی ہیں:

عرب دنیا پر سوائے برطانیہ اور فرانس کے چند برسوں کے مسلمان 14 سو سال سے حکمران ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں ایک کروڑ 40 لاکھ قبطی عیسائی ہیں یعنی نسل در نسل عیسائی چلے آرہے ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر مسلمان حکمران طاقت استعمال کرتے تو ایک بھی عرب غیر مسلم نہ رہ جاتا۔

Marfat.com

6۔ بھارت کی 80 فیصد سے زیادہ غیر مسلم آبادی:

(ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت کا دورانیہ ایک ہزار سال سے کم نہیں وہ بلا شرکت غیرے ہندوستان کے مالک تھے اوران کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ وہ ہر ہندو کو طاقت کے زور پر مسلمان بنا لیتے لیکن آج بھارت کی 80 فیصد سے زائد ہندو آبادی اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے مذہبی رواداری سے کام لیا اور مذہبی آزادی کو جاری وساری کیا۔

7۔ انڈونیشیا اور ملائشیا کے مسلمان:

انڈونیشیا دنیا بھر میں مسلمانوں کی آبادی کے حوالے سے سب سے بڑا ملک ہے اسی طرح ملائشیا میں بھی مسلمان اکثریت میں ہیں (معترضین سے پوچھا جاسکتا ہے کہ ان دونوں ممالک کو کون سی اسلامی فوج نے فتح کیا تھا)

8۔ افریقہ کا مشرقی ساحل:

اسی طرح افریقہ کے مشرقی ساحل پر بھی اسلام تیزی کے ساتھ پھیلا۔ اگر اسلام پھیلانے کا ذریعہ تلوار ہی تھا تو افریقہ کے مشرقی ساحل پر کس اسلامی فوج نے حملہ کیا تھا؟۔

9۔ تھامس کارلائل کی رائے:

معروف مؤرخ تھامس کارلائل نے اپنی کتاب ''ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ'' میں اس موضوع کو حوالہ بنایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''اسلام کے فروغ میں ''تلوار'' ضرور استعمال ہوئی لیکن یہ تلوار کیسی تھی؟ ایک نظریہ تھا۔ ہر نیا نظریہ شروع میں فرد واحد کے دماغ میں جنم لیتا ہے۔ وہاں وہ نشو ونما پاتا ہے۔ اس پر ابتداء میں ایک ہی شخص یقین رکھتا ہے۔ یعنی ایک شخص فکری حوالے سے تمام دوسرے انسانوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر وہ ہاتھ میں تلوار لے کر اپنا نظریہ پھیلانے کی کوشش کرے تو یہ کوشش بے سود رہے گی لیکن اگر آپ کے نظریے میں طاقت ہے تو یہ خود بخود پھیلتا چلا جائے گا۔''

Marfat.com

10۔اسلام میں کوئی جبر نہیں:

یہ بات تو تاریخی طور پر بھی درست نہیں کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا لیکن اگر مسلمان تلوار استعمال کرنے پر آمادہ ہو بھی جائے تو وہ ایسا نہ کر سکتے کیونکہ اسلام نے اس کی ممانعت کر دی ہے۔قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۖ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

''دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے
صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔''(256:2)

11۔حکمت اور دانائی کی تلوار ہی کاٹ کرتی ہے:

یہ بات طے شدہ ہے کہ حکمت اور دانائی ہی دراصل وہ تلوار ہے جو دلوں کو فتح اور ذہنوں کو مسخر کرتی ہے۔قرآن مجید کی سورۃ النحل میں ارشاد ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ۚ

''اے نبی! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔''
(156:16)

12۔نصف صدی میں مذاہب عالم کے پیروکاروں میں اضافے کا جائزہ:

عالمی شہرت یافتہ جریدے ریڈرز ڈائجسٹ میں 1986ء میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں 1934 سے 1984 تک کی نصف صدی کے دوران مذاہب عالم کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافے کے اعداد وشمار دیئے گئے تھے۔یہ آرٹیکل ''پلین ٹرتھ''Plain Truth نامی جریدے میں بھی شائع ہوا۔اس کے مطابق اسلام کی حقیقت کو قبول کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی اور اس کے اضافے کی شرح 235 فیصد تھی جبکہ عیسائیت میں اضافہ 47 فیصد تھا۔ سوال یہ ہے کہ کس ملک میں جنگ ہوئی جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

Marfat.com

13۔ یورپ اور امریکہ میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہے:

یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ آج امریکہ اور یورپ میں اسلام تمام مذاہب کی نسبت زیادہ تیز رفتاری سے پھیل رہا ہے۔ کیا معترضین اس سوال کا جواب دیں گے کہ یورپ اور امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کے سر پر کس نے تلوار لٹکائی ہے کہ وہ اتنی بڑی تعداد میں مذہب تبدیل کر رہے ہیں۔

14۔ ڈاکٹر جوزف آدم پیئرسن کے تاثرات:

ڈاکٹر جوزف آدم پیئرسن کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''جو لوگ اس بات پر پریشان ہیں کہ کہیں ایٹمی ہتھیار کسی روز عربوں کے ہاتھ میں نہ آ جائیں، وہ اس حقیقت کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں کہ اسلامی بم تو پہلے ہی گرایا جا چکا ہے اور یہ بم اس روز گرایا گیا تھا جس روز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔''

کیا قرآن غیر مسلموں کے قتل پر اکساتا ہے؟ (نعوذ باللہ)

سوال: کیا آپ ارون شوری کے اس الزام کا جواب دیں گے کہ قرآن غیر مسلموں کے قتل پر اکساتا ہے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک: ہاں اس نے بڑی فتنہ انگیزی کی ہے اور قرآن مجید کی ادھوری آیت نقل کر کے اپنے مطلب کے معانی اخذ کرنے کی کوشش کی۔ اس نے جس آیت کا حوالہ دیا وہ سورۃ ''فتح'' کی آیت ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ

''محمد، اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔'' (29:48)۔

آیت کے ایک مختصر حصے کو سیاق و سباق سے نقل کر کے اس نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ ہم مسلمان غیر مسلموں کے لئے بے رحم ہیں۔ اگر آیت کو پورے تناظر میں پڑھا

Marfat.com

جائے تو اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ

''وہی تو لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو ان کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا۔'' (25:48)

(مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو حج کرنے سے روک دیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر کسی عیسائی بھائی کو ویٹی کن سٹی میں داخل ہونے سے روک دیا جائے تو کیا وہ روکنے والوں کی بلائیں لیں گے؟ اسی طرح اگر ہندو بھائیوں کو بنارس شہر میں داخل ہونے سے روک دیا جائے تو کیا وہ اسے پسند کریں گے؟۔ قدرتی بات ہے کہ نہیں۔ یہی بات قرآن کہہ رہا ہے کہ مسلمان ان لوگوں کے خلاف سخت ہیں جنہوں نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے سے روکا اور قربانیاں نہیں کرنے دیں اور مکہ میں مقیم مسلمانوں سے ملنے نہیں دیا۔ (بحوالہ واقعہ حدیبیہ))

مشرکین کا قتل کس وقت جائز ہے؟

ارون شوری کی فتنہ سامانی اسی پر ختم نہیں ہو جاتی۔ اپنی بدنام زمانہ کتاب ''فتوؤں کی دنیا'' میں صفحہ 571، 572 پر اس نے اپنی ''پسندیدہ'' آیت بغیر کسی سیاق وسباق سے نقل کر کے اپنی مرضی کے معانی اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سورۃ توبہ کی پانچویں آیت ہے: ملاحظہ ہو۔

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

''پس جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کر دو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں ان کی خبر لینے کے لئے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔ اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (5:9)

Marfat.com

اس نے ''مشرکین'' کے لفظ کے بعد بریکٹ میں لکھ دیا ''ہندو'' یعنی گویا کہ قرآن مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے کہ ہندوؤں کو جہاں دیکھو پکڑ کر قتل کر دو لیکن اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو چھوڑ دو۔''

(دراصل یہ معاملہ سورۃ کی پہلی آیت سے شروع ہوتا ہے اور اس میں مسلمانوں اور مشرکین میں معاہدہ کا ذکر ہے) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مشرکین کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے حرمت والے چار ماہ {(اس سے مراد معروف اسلامی مہینے نہیں بلکہ وہ چار مہینے تھے جن کی مشرکوں کو مہلت دی گئی تھی۔ (مترجم بحوالہ تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم)} گزرنے تک معاملات درست نہ کیے تو پھر جنگ ناگزیر ہو جائے گی اور جہاں تک اس حکم کا تعلق ہے کہ ''مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔'' تو یہ دراصل اللہ کی طرف سے جنگ کے دوران کی حکمت عملی کا مشورہ مسلمانوں کو دیا جا رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا جنگ کے دوران ''دشمن کو جہاں پاؤ قتل کر دو'' کی حکمت عملی پر عمل نہ کرنے کا کوئی بھی متحارب فریق متحمل ہو سکتا ہے، آپ امریکہ اور ویت نام کے مابین جنگ کی مثال لے لیں کہ دوران جنگ امریکی صدر اپنے سپاہیوں کو حکم جاری کر دے کہ ویت نامیوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ اب اگر ہم امریکی صدر کا ربع صدی سے بھی پرانا حکم نکال کر کہہ دیں کہ دیکھئے امریکی صدر ویت نامیوں کے قتل عام کا حکم دے رہا ہے۔ بلا شبہ کوئی بھی شخص جو پس منظر سے واقف نہ ہو یہی کہے گا کہ یہ بربریت ہے لیکن یہ بات جنگ کے دوران بربریت نہیں بلکہ جنگی حکمت عملی کہلاتی ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ دشمن مار سکتے ہو مارو۔ اگر قرآن یہی حکم مسلمانوں کو دے رہا ہے تو کچھ غلط تو نہیں کہہ رہا)

قرآن میں مشرکوں کو پناہ دینے کا حکم بھی ہے:

ارون شوری کی خباثت دیکھئے کہ اپنی ''ضرورت'' کے معانی اخذ کر کے وہ اپنی رسوائے زمانہ کتاب کے صفحہ 572 پر حوالہ دیتے وقت آیت 5 سے براہ راست آیت 7 اور 8 پر پہنچ جاتا ہے اور چھٹی آیت کو گول کر جاتا ہے اور میں بتاتا ہوں اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ آیت 6 کو پڑھیں آپ کو وجہ خود بخود سمجھ میں آ جائے گی۔

Marfat.com

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰی یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ

''اوراگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کرتمہارے پاس آنا چاہے (تا کہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔پھر اسے اس کے مامن تک پہنچادو، یہ اس لئے کرنا چاہئے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔'' (6:9)

دیکھئے جو کتاب الٰہی مسلمانوں کو حکم دے رہی ہے کہ اس مشرک کو بحفاظت مقام امن تک پہنچا کر آؤ جس نے تمہارے پاس پناہ طلب کی تھی حالانکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا وہ کس طرح غیر مسلموں کے بے دریغ قتل عام کی اجازت دے سکتی ہے۔

مجھے خواہش ہے کہ کسی ایسے فوجی کمانڈر سے میری ملاقات ہو کہ اگر اس کا دشمن اس سے پناہ طلب کرے اور وہ حکم دے اس دشمن کو نہ صرف چھوڑ دو بلکہ اس کو وہاں تک پہنچا کر آؤ جہاں اس کی جان کو کوئی خطرہ نہ ہو(یہ متعصب مخالفین اسلام کا پرانا وطیرہ ہے کہ وہ غلط حوالے دے کر اپنے حلقہ اثر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں)

Marfat.com

کیا ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ ظالمانہ ہے؟

سوال: مسلمان جانور کو بے رحمانہ طریقہ سے کیوں ذبح کرتے ہیں اور اس طرح اس کی جان آہستہ آہستہ نکالتی ہے اور وہ درد سے تڑپتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک: غیر مسلموں کو مسلمانوں کے ذبیحہ پر بھی شدید اعتراض ہے اور وہ کسی نہ کسی بہانے اسے ہدف تنقید بناتے رہتے ہیں حالانکہ یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اسلامی ذبیحہ نہ صرف رحم دلانہ بلکہ سائنسی لحاظ سے بہترین اور حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق ہے) ذیل میں دیئے گئے نکات اس کی وضاحت کرتے ہیں:

1۔ اسلام میں حکم ہے کہ جانور کو تیز دھار چھری اور تیزی سے ذبح کیا جائے تاکہ درد کا وقفہ کم سے کم ہو۔

2۔ ''ذبیحہ'' عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے ذبح کیا ہوا اور ذبح کے عمل میں گلا، نرخرہ اور شہ رگ کاٹی جاتی ہے لیکن حرام مغز کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

3۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ سر کو باقی جسم سے اس وقت الگ کیا جائے جب تمام خون جسم سے نچڑ جائے کیونکہ اگر خون گوشت کے اندر رہ جائے تو یہ جراثیم کی افزائش کے لئے بہترین جگہ فراہم کرتا ہے۔

4۔ (اسلامی طریقہ سے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت دیر تک تازہ رہتا ہے کیونکہ جسم سے خون نچڑ جانے کے بعد اس پر جراثیم دیر سے حملہ آور ہوتے ہیں)

5۔ گردن میں موجود شریانیں فوری کٹ جانے سے دماغ کو خون کی فراہمی منقطع ہو جاتی ہے جس سے دماغ کا وہ حصہ کام کرنا بند کر دیتا ہے جس سے درد محسوس ہو سکتا ہے اور درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ جان نکلنے کے دوران جانور کا تڑپنا اس طرح ٹانگیں چلانا اور جدوجہد کرنا درد کے سبب نہیں بلکہ یہ خون کی شدید کمی سے جسم کے عضلات کے سکڑنے اور پھیلنے کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ خون تیزی کے ساتھ جسم سے نکل رہا ہوتا ہے۔)

Marfat.com

کیا مسلمانوں میں گوشت خوری انتہا پسندی کا باعث ہے؟

سوال: سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خوراک انسانی رویہ پر اثر انداز ہوتی ہے پھر اسلام کیوں اپنے پیروکاروں کو گوشت خوری کی اجازت دیتا ہے کیونکہ حیوانی گوشت کا استعمال انسان کو تند خو اور تشدد پسند بناتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک: اسلام نے صرف سبزی خور حیوانوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ خوراک انسانی رویہ کو متاثر کرتی ہے اسی لئے اسلام نے جنگلی اور گوشت خور درندوں کا گوشت ممنوع قرار دیا ہے مثلاً شیر، چیتا وغیرہ یہ وحشی جانور ہیں اور ان کا گوشت کھانے سے کسی انسان میں وحشیانہ عادات کا پیدا ہونا ممکنات میں سے ہے۔ جب کہ اسلام نے گائے، بکری، بھیڑ جیسے سبزہ خور جانوروں کا گوشت خوراک کا حصہ بنانے کی اجازت دی ہے۔ یہ تمام سبزہ خور جانور پر امن اور شریف الطبع ہیں اور ان کا گوشت کھانے والے مسلمان بھی ان کی طرح امن پسند اور صلح جو مزاج کے ہوتے ہیں۔

قرآن کے مطابق نقصان دہ چیزیں ہی ممنوع کی گئی ہیں:

ایک مسلمان کو قرآن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین یہ باور کرانے کے لئے کافی ہونے چاہئیں کہ یہ اللہ کی ہی رضا ہے کہ اس نے بعض جانوروں کا گوشت کھانا انسانوں کے لئے حلال اور بعض کا حرام قرار دیا ہے۔

قرآن کی سورۃ الاعراف میں ارشاد ہے:

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ

وہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے ......" (157:7)

ایک اور آیت میں فرمایا:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ......" (7:59)

Marfat.com

وحشی درندوں کے گوشت سے متعلق فرمان نبویؐ:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مروی بعض مصدقہ احادیث کے مطابق بعض پرندوں اور جانوروں کا گوشت حرام کیا گیا ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ایک حدیث (صحیح مسلم۔ باب شکار اور ذبح 4752، سنن ابن ماجہ: باب 13 حدیث 3232 تا 3234) کے مطابق درج ذیل جانوروں کا گوشت حرام کر دیا گیا۔

(i) نوکدار اور تیکھے دانتوں والے جنگلی جانور یعنی گوشت خور درندے یعنی بلی اور کتے کی فیملی سے تعلق رکھنے والے جانور مثلاً شیر، بلی، کتے، بھیڑیا وغیرہ

(ii) کترنے والے جانور مثلاً چوہا، خرگوش، گلہری وغیرہ۔

(iii) رینگنے والے جانور مثلاً سانپ، مگرمچھ وغیرہ

(iv) شکاری پرندے مثلاً چیل، عقاب، کوا، الو وغیرہ یعنی مڑی ہوئی چونچوں والے پرندے جو پنجوں میں شکار دبوچ کر کھاتے ہیں۔

آپ کے علم کے لئے بتاتا ہوں کہ ایسی کوئی مصدقہ سائنسی شہادت نہیں کہ گوشت کھانے سے ہی کوئی شخص تندخو بن جاتا ہے۔

Marfat.com

Majah, Chapter 13, Haidth 3232 to 3239, prohibits eating of:

(i) Wild animals with canine teeth i.e., meat eating carnivorous animals. These animals belong to the cat and dog family like lion, tiger, cats, dogs wolves etc.

(ii) Certain rodents like mouse, rat, rabbit with claws etc.

(iii) Certain reptiles like snakes, alligators etc.

(iv) Birds of prey with talons or claws, like vulture, eagle, crow, owl etc.

For your knowledge, there is no scientific evidence that proves beyond doubt that eating non-vegetarians food makes one violent.

(ii)The Qur'an says the bad things are prohibited:

For a Muslim, statement of the Qur'an and the Prophet is sufficient to convince him that Allah does not wish the humans to eat meat of some animals while allows the others. The Qur'an says:

"He (the Prophet peace and blessings be upon him) commands them for Al-Maruf (i.e., Islamic Monotheism and all that Islam has ordained, and forbids them from Al-Munkar (i.e., disbelief, polytheism of all kinds, and all that Islam has forbidden); he allows them as lawful *At-Tayyabat* (i.e., all good an lawful as regards things, deeds, beliefs, persons and foods.), and prohibits them as unlawful *Al-khabaith* (i.e., all evil and unlawful as regards things, deeds beliefs, person and foods)." (7:157)

Anther verse of the Qur'an says:

"…..And whatsoever the Messenger (Muhammad peace and blessings be upon him) gives you, take it, and whatsoever he forbids you, abstain (from it) (59: 7)

(iii)Saying of the Prophet regarding meat of carnivorous animals:

According to various authentic Ahadith narrated in Sahih Bukhari and Sahih Muslim the meat of certain birds and animals has been prohibited. A Hadith narrated by Ibn Abbas in Sahih Muslim, Book of hunting and slaughter, No. 4752 and Sunan Ibn-i-

Marfat.com

(v) The swift cutting the vessels of the neck disconnects the flow of blood to the brain rendering it ceased to work and thus the animal does not feel pain. In the course of dying, the animal struggles, writhers and kicks but it is not due to pain. It is caused by the contraction and relaxation of the muscles deficient in blood after it flows out of the body.

Eating of meat makes the Muslims violent

Q: It is the scientific evidence that the food effects the human behaviour. Why then does Islam allow its followers to have non-vegetarian food, since eating of animals could make a person violent and ferocious?

Dr. Zakir Naik:

(i)Islam allows only meat of herbivorous animals:

This is true that the food has effects on the behaviour of the users. This is one of the reasons why Islam prohibits eating of carnivorous animals like lion, tiger, leopard etc; as they are wild and violent animals eating of which would probably makes a person violent and ferocious. Islam has allowed eating of herbivorous animals like cow, goat, sheep etc.

All these animals are peaceful and docile and eating of them makes the Muslims peaceful and non-violent.

Marfat.com

Islamic method of animal slaughter is ruthless

Q: Why do the Muslims slaughter the animal in a ruthless manner and leave it to die slowly and painfully?

Dr. Zakir Naik: *Zabiha* or the Islamic method of slaughtering animals is also a matter of great concern for certain non-Muslims and they continue criticizing it one way or the other. Whereas it has been established that the Islamic method of animal slaughter is not only based on mercy but also scientifically best and hygienic.

Here are some points to support it:

(i) The animal is required to be slaughtered with a sharp knife and fastly to minimize the pain of slaughter.

(ii) *Zabiha* is an Arabic word which means "slaughtered". The slaughtering is to be done by cutting the throat, windpipe and the blood vessels in the neck causing the animal's death without cutting the spinal cord.

(iii) Blood must be sured to drain completely before the head is separated from the body. The blood, if not drained could serve as a good medium of culture for micro organisms.

(iv) Meat slaughtered by Islamic way remains fresh for a longer time due to complete drainage of blood.

It is of Arun's devilishness that after extracting meanings of his purpose, he, on page 572, jumps to verses 7,8 from verse 5, skipping verse, 6. I tell you, why? The very answer is in verse 6, which says:

"Any if any one of the *Mushrikun* (pagan, polytheists, idolaters, disbelievers in the Oneness of Allah) seeks your protection, then grant him protection so that he may hear the Word of Allah (the Qur'an) and then escort him to where he can be secure, that is because they are men who know not." (9:6)

How the book which makes its followers bound to escort the unbelievers to the place of safety even if they do not accept Islam, can order indiscriminate killing of them. I want to know about that army commander who says today that if the enemy wants peace, do not leave him unsafe only but escort him to safety.

This is old habit of anti-Islam elements that they misquote the things and try to misguide the people in their circle of influence.

Marfat.com

repent and perform As-Salat, and give Zakat, then leave their way free." (9:25)

Arun Shourie quotes this verse and mischievously puts "Hindus" in bracket after unbelievers indicating that the Qur'an commands the Muslims to slay the Hindus, wherever they find them but if they accept Islam let them go.

Again he is quoting out of context. Actually this reference begins form verse I relating to the treaty between the Muslims and the pagans. And Allah gives them warning that if they do not put the things straight in four sacred months, the declaration of war is imminent. And what the verse says that "kill the pagans wherever you find them" is about the strategy the Muslims are advised to act upon during the war.

The question is which of the parties at war can afford not to execute the plan to kill the enemies wherever find them. Take the example of the time when America was at war with Vietnam and suppose, then American President ordered his soldiers to shoot the Vietnamese wherever they were found, how it looks if we quote now the President's orders and say, look, American President is ordering to kill the Vietnamese. No doubt all will say, this is butchery but this is not unnatural in war. This is part of the war plan to kill the enemy as more as possible. So we can not blame the Qur'an if it says that.

(ii)The Qur'an also orders to give asylum to the unbelievers

Marfat.com

If you read the context it starts from Surah Fateh which says:

"They are the ones who disbelieved (in Oneness of Allah, Islamic Monotheism) and hindered you from Al-Masjid-i-al-Harm (at Makkah) and detained the sacrificial animals from reaching their place of sacrifice." (48:25)

The unbelievers prevented the Muslims from performing the pilgrimage. My question is if any Christian is prevented from entering the Vatican City, will he love the preventer? Similarly if a Hindu is prevented from the sacred city of Banaras, will he like it? Naturally not, and in the same way the Qur'an says that the Muslims are firm against those who prevented them from entering the Ka'bah and also prevented them from sacrificing the animals and love their fellow Muslims.

(i)The case when the killing of the unbelievers is permissible

Arun Shourie, in his latest book "Word of Fatwas, Shariah in Action," refers quoting out of context, on pages 571 and 572, to his "favourite" verse, of Surah Toubah Repentance, which says:

"Then when the sacred Months (the 1st, 7th, 11th and 12th months of the Islamic calendar) have passed, then kill the Mushrkun, wherever you find them, and capture them and besiege them, and lie in wait for them in each and every ambush. But if they

Marfat.com

One may ask which war took place in this century which converted millions of people to Islam?

13. Islam is the fastest growing religion in America and Europe:

Today the fastest growing religion in America and Europe is Islam. Which sword is forcing people in the West to accept Islam in such large number?

14. Dr. Joseph Adam Pearson:

Dr. Joseph Adam Pearson rightly says. "People who worry that nuclear weaponry will one day fall in the hands of the Arabs, fail to realize that the Islamic bomb has been dropped already, it fell the day Muhammad (peace and blessings be upon him) was born."

Arun shourie's imprudent conclusions

Q: Would you like to answer Arun Shourie's allegation that the Qur'an provokes killing of non-Muslims?

Dr. Zakir Naik: Yes he has mischievously quoted incomplete verse and tried to extract the meaning of his own. The verse he refers is from Surah Fateh:

"Muhammad, peace and blessings be upon him, is the Messenger of Allah. And those who are with him are severe against disbelievers, and merciful among themselves." (48:29)

He quotes out of context to give the impression that we, the Muslims are merciless against the disbelievers.

Marfat.com

as yet. One man alone of the whole world believes it, there is one man against all men. If he takes a sword and try to propagate with that, will do little for him. You must get your sword! On the whole, a thing will propagate itself as it can.'

10. No compulsion in religion:

With which sword was Islam spread? Even if Muslims had it they could not use it to spread Islam because the Qur'an says in the following verse:

"There is no compulsion in religion. Verily the Right Path has become distinct from the wrong path". (2:356)

11. Sword of the Intellect Works:

It is the sword of intellect, which conquers the hearts and minds of people. The Qur'an says in Surah Nahl,

"Invite O Muhammad, peace and blessings be upon him, to the way of your Lord (i.e. Islam)
With wisdom and fair preaching;
And argue with them in a way that is better" (16:125)

12. Increase in the world religions from 1934 to 1984:

An article in Reader's Digest 'Almanac', year book 1986, gave the statistics of the increase of in the major religions of the world in half a century from 1934 to 1984. This article also appeared in 'The Plain Truth' magazine. At the top was Islam, which increased by 235%, and Christianity had increased only by 47%.

1400 years. Yet today, there are 14 million Arabs who are Coptic Christians i.e. Christians since generations. If the Muslims had used the sword there would not have been a single Arab who would have remained Christian.

6. More than 80% non-Muslims in India:

The Muslims ruled India for about a thousand years. If they wanted, they had the power of converting each and every non-Muslim of India to Islam. Today more that 80% of the population of India is non-Muslim and is a living witness that Islam was not spread by the sword.

7. Indonesia and Malaysia:

Indonesia is a country that has the maximum number of Muslims in the world. The majority of people in Malaysia are Muslims and one may ask, 'Which Muslim army went to Indonesia and Malaysia?''

8. East Coast of Africa:

Similarly, Islam has spread rapidly on the East Coast of Africa. One may again ask, if Islam was spread by the sword, which Muslim army went to the East Coast of Africa?''

9. What Thomas Carlyle says:

The famous historian, Thomas Carlyle, in his book 'Heroes and Hero Worship', refers to this misconception about the spread of Islam: 'The sword indeed, but where will you get your sword? Every new opinion, at its starting is precisely in a minority of one. The new idea is one man's head alone where it dwells

Marfat.com

that we have the police that use force against criminals and antisocial elements to maintain peace in the country. Islam promotes peace and at the same time, Islam exhorts it followers to fight where there is oppression. The fight against oppression may, at times, requires the use of force. In Islam force can only be used to promote peace and justice.

3. Opinion of historian De Lacy O'Leary:

The best reply to the misconception that Islam was spread by the sword is given by the noted historian De Lacy O'Leary in the book 'Islam At The Cross Road' (page8):

'History makes it clear however, that the legend of fanatical Muslims sweeping through the world and forcing Islam at the point of the sword upon conquered races is one of the most fantastically absurd myth that historians have ever repeated'.

4. Muslims ruled Spain for 800 years but did not use force for Islam:

Muslims ruled Spain for about 800 years. The Muslims in Spain never used the sword to force the people to convert. Later the Christian Crusaders came to Spain and wiped out the Muslims. There was not a single Muslim in Spain who could openly say the Adhan, that is the call for prayers.

5. 14 Million Arabs are Coptic Christians:

Muslims were the lords of Arabia for 1400 years except a few years of the British and a few years the French rule. Overall, the Muslims ruled Arabia for

Marfat.com

throughout the world. Thus every Muslim should be a fundamentalists i.e. he should follow the fundamentals of the religion of peace, Islam. He should be a terrorist only towards the antisocial elements in order to promote peace and justice in the society.

Was Islam spread by the sword?

Q:How can Islam be called the religion of peace when it was spread by the sword?

Dr. Zakir Naik: It is a common belief among some non-Muslims that Islam would not have millions of adherents all over the world, if it had not been spread by the use of force. The following points will make it clear, that far from being spread by the sword, it was the inherent force of truth, reason and logic that was responsible for the rapid spread of Islam.

1. Islam means peace:

Islam literally means peace. It also means submitting one's will to Allah (swt). Thus Islam is a religion of peace, which is acquired by submitting one's will to the Will of the Supreme Creator, Allah (swt).

2. Sometimes force has to be used to maintain peace:

All human beings in this world have individual nature and not all are in favour of maintaining peace and harmony. There are many, who would disrupt it for their own vested interests. Some times force has to be used to maintain peace. It is precisely for this reason

Marfat.com

used for a person who causes terror among the common people. But a true Muslim should only be a terrorist to selective people i.e. antisocial elements and not to the common innocent people. In fact a Muslim should be a source of peace for innocent people.

6. Different labels given to the same individual for the same action, i.e. 'terrorist' and 'patriot':

Before India achieved independence from British rule some freedom fighters of India who did not surrender to British rule were labeled as terrorists by the British government. The same individuals have been lauded by Indians for the same activities and hailed as 'patriots'. Thus two different labels have been given to the same people for the same set of actions. One is calling them terrorists while the other is calling them patriots. Those who believed that Britain had a right to rule India called these people terrorists, while those who were of the view that Britain had no right to rule India called them patriots and freedom fighters.

It is therefore important that before a person is judged, he is given a fair hearing. Arguments of both sides should be heard and then the situation should be analyzed, the reason and the intention of the person should be taken into account and then the person can be judged accordingly.

7. Islam promotes peace:

Islam is derived from the word 'salam' which means peace. It is a religion of peace whose fundamentals teach its followers to maintain and promote peace

Marfat.com

mind, one cannot escape the fact that Islam is full of benefits both at the individual and collective levels.

4. Fundamentalism was initially used for Christians:

According to Webster's dictionary 'fundamentalism' was a movement in American Protestantism that arose in the earlier part of the 20th century. It was a reaction to modernism and stressed the infallibility of the Bible, not only in matters of the faith and morals but also as a literal historical record. It stressed on belief in the Bible as the literal word of God. Thus fundamentalism was a word initially used for a group of Christians who believed that the Bible was the verbatim word of God without any errors and mistakes.

According to the Oxford dictionary 'Fundamentalism' means 'strict maintenance of ancient or fundamental doctrines of any religion, especially Islam'. Today the word fundamentalism has been associated with the Muslims and also the terrorism has been linked to Islam.

5. Every Muslim should be a terrorist:

Every Muslim should be a terrorist but how? A terrorist is a person who causes terror. The moment a robber sees a policeman he is terrified. A policeman is a terrorist for the robbers. Similarly every Muslim should be a terrorist for the antisocial elements of society, such as thieves dacoits and rapists. Whenever such an antisocial element sees a Muslim, he should be terrified. It is true that the word 'terrorist' is generally

Marfat.com

practise the fundamentals of mathematics. He should be a fundamentalist in the field of mathematics. For a person to be a good scientist, he should know, follow and practise the fundamentals of science. He should be a fundamentalist in the field of science.

2. Not all 'fundamentalists' are the same:

One cannot paint all fundamentalists with the same brush nor can be categorized all fundamentalists as either good or bad. Such categorization of any fundamentalists will depend upon the field or activity in which he is a fundamentalist. A fundamentalist robber or thief causes harm to society and is therefore undesirable. A fundamentalist doctor, on the other hand, benefits society and earns great respect.

3. I am proud to be a Muslim fundamentalist:

I am a fundamentalist Muslim and by the grace of Allah, know, follow and strive to practise the fundamentals of Islam. A true Muslim does not shrink from being a fundamentalist. I am proud to be a fundamentalist Muslim because, I know that the fundamentals of Islam are beneficial to humanity and the whole world. There is not a single fundamental of Islam that causes harm or is against the interests of the human race as a whole. Many people harbour misconceptions about Islam and consider several teachings of Islam to be unfair or improper. This is due to insufficient and incorrect knowledge of Islam. If one critically analyzes the teachings of Islam with an open

Marfat.com

Muslims are fundamentalists and terrorists

Q: Why most of the Muslims are fundamentalists and terrorists?

Dr. Zakir Naik: This question is often hurled at Muslims, either directly or indirectly, during any discussion on religion or world affairs. Mostly stereotype questions are perpetuated at the media accompanied by gross misinformation about Islam and Muslims. In fact, such misinformation and false propaganda often leads to discrimination and acts of violence against Muslims. A case in point is the anti-Muslim campaign in the American media following the Oklahoma bomb blast, where the press was quick to declare a 'Middle Eastern conspiracy' behind the attack. The culprit was later identified as a soldier from the American armed forces.

Let us analyze this allegation of 'fundamentalism' and 'terrorism':

1. Definition of the word 'fundamentalist':

A fundamentalist is a person who follows and adheres to the fundamentals of the doctrine or theory he is following. For a person to be a good doctor, he should know, follow and practise the fundamentals of medicine. In other words, he should be a fundamentalist in the field of medicine. For a person to be a good mathematician, he should know, follow and

Marfat.com

Questions and Answers

Islam asks its followers to be merciful to the animals

Islam does not allow any harm to even the animals be done and promises rewards for it. The Prophet, peace and blessings be upon him, once told his companions that a prostitute was guided and sent to paradise because she gave water to a dog dying of thirst, while another woman who was devout Muslim was condemned to the torments of hell because she left a cat to die of hunger. (Bukhari, Anbia, 54).

Similarly, some companions took away chicks of a bird while on a military campaign. The mother bird became restless when she returned to her nest and did not find her chicks. She flew over the Muslim troops in search of chicks, screeching. When the matter came into Prophet's notice he got displeased and ordered the chicks to be put back in the nest. (Abu Dawud, Adab 164, Jihad 112).

Ibn Abbas reported that the Prophet, peace and blessings be upon him, once saw a man sharpening his knife before the sheep he intended to slaughter, and said to him: "Do you want to kill it many times." (Hakim, Mustadrak, 4,231,233). Who can be more humanist than he and whether can ever be thought of him being what is shown in blasphemous caricatures appearing in the newspapers of the West.

(Research and compiled by: Syed Khalid Javed Mashadi)

Marfat.com

punished in the world and their matter was left to their Lord to deal with.

He avoided inflicting punishments in hope that Allah would pardon the sinner if he prayed Him to. When Maaiz ibn Malik confessed his folly the Prophet tried utmost to make him disown his words. When after the punishment was implemented, a companion reproached him saying: "He disclosed the sin he had committed secretly and died like a dog." Allah's Messenger, peace and blessings be upon him frowned at him and said:

"His repentance and asking Allah's parden for his sin would be enough for the forgiveness for all the sinners of the world." (Muslim, Hudud 17-23, Bukhari, Hudud 28)

The Prophet, peace and blessings be upon him always helped and protected the widows, orphans, weak, needy and disabled both before and after the prophethood. When he returned embarrassed from Mount Hira after the first Revelation, Khadija, his wife consoled him saying:

"I hope you will be the Prophet of this community, you always tell the truth, fulfill the trust, support your relatives, help the poor and weak and feed guests." (Ibn Sa'd, Tabaqat 1:195)

unprecedented mercy and compassion. He inquired from the dwellers of Makkah, awaiting, in fear, of his decision. "How do you expect me to treat you."

Among the audience were the stubborn unbelievers who had once tormented him and his followers but they knew in him was his merciful heart, so they responded: "You are a noble brother, the son of a noble man' Then he announced to them his historical decision, the words what Yusuf (Joseph the Prophet) had said to his brothers:

"No reproach on you this day; may Allah forgive you, and He is the Most Merciful of all those who show mercy." {(These are Qur'anic words (12:29)}

Prophet, peace and blessings be upon him was a man of great Mercy of which the Qur'an testifies:

"Verily, there has come onto you a Messenger (Muhammad, peace and blessings be upon him) from amongst yourselves (i.e., whom you know well). It grieves him that you should receive any injury or difficulty. He (Muhammad, peace and blessings be upon him) is anxious over you." (9:128)

The Hypocrites and unbelievers equally benefited from Prophet's mercy

The mercy of the Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him encompassed Hypocrites and unbelievers too and though he knew who were the Hypocrites but he never disclosed them so that they could enjoy the rights of citizenship. They were never

Marfat.com

9. Muhammad – Messenger of Allah the Prophet of mercy

The whole life of Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him, is a story of showing mercy and compassion for his people. His desire to bring his nation to the cool shade of Islam to make their life safe from the torments of the Hereafter was so high that guidance of everyone had become his greatest concern and that to such an extent that Allah took notice of it in the Qur'an:

"Perhaps, you would kill yourself (O Muhammad peace and blessings be upon him), in grief over their foot steps (for turning away from you), because they unbelieve in this narration (the Qur'an)". (18:6)

The day Prophet was wounded at Uhud

In Makkah his life after Prophethood was a tale of unending miseries and sufferings inflicted on him by his people till he had to leave the city where he was born and lived more than fifty of his 63 years life. But in the battle of Uhud when he was severely injured he extended his hands to Allah and prayed:

"O Allah, forgive my people for they are ignorant." (Bukhari, Anbiya 54).

After Makkah was conquered

When the Prophet, peace and blessings be upon him, invaded and conquered Makkah, he set an example of

Marfat.com

Church History, 285. Bakhari, Manaqib, 9- taken from Prophet Muhammad As Commander, by: M. Fethullah Gulen, Afzallur Rehman).}

Islam orders to fight for justice

The Muslims are obliged to strive until persecution and the worship and obedience to false deities and unjust tyrants come to an end. For this reason Islam commands its followers to fight for the cause of the weak and oppressed among the people of world:

"And what is wrong with you that you fight not in the Cause of Allah, and for those weak, ill-treated and oppressed among men, women and children, whose cry is "Our Lord! Rescue us from this town whose people are oppressors, and raise for us from You who will protect and raise for us from You one who will help." (4:75)

first time in its history, which opened way to the global security at the cost of just 1000 lives.

(ii)The standing order for the Muslim soldiers

The Prophet, peace and blessings be upon him was a man of discipline in all fields, how he could ignore the battlefield. Here is an order given by him and his successors to the troops dispatched for fighting and this order was strictly obeyed by the Muslim soldiers and commanders.

- Always keep fear of Allah in your mind. Remember that you can not afford to do anything without His grace.
- Do not forget that Islam is a mission of peace and love.
- Do not destroy fruit-trees nor fertile lands in your paths.
- Be just and spare the feelings of the vanquished.
- Respect all religious persons who live in hermitages or convents and spare their edifices.
- Do not kill the civilians.
- Do not outrage the chastity of women and honour of the conquered.
- Do not harm old people and children.
- Do not accept any gifts from the civil population of any place.
- Do not billet your soldiers or officers in the houses of the civilians." {(Andrew Miller.

Marfat.com

Factor of mercy from the side of Muslims in battles

Though it is a common belief and practice that every thing is fair in love and war but the Muslims have set golden examples in battles against the enemy.

The aim of Allah's Messenger, peace and blessings be upon him, was not to establish a kingdom for his rule but his mission was to guide the humanity to salvation in this world and the Hereafter. He had brought the message of life, the eternal triumph, not he had come to kill the people.

(i) 1000 lives lost in battles fought between the Muslims and the non-Muslims

The Prophet, peace and blessings be upon him, would try his best to avoid the fighting but when he was obliged to it, he commanded the campaigns so wisely that the number of lives lost was surprisingly low in the battles fought between the believers and the unbelievers. He sent out almost 40 military expeditions while he himself led the Muslim troops 28 times. Fighting took place in about half of all the military campaigns he organized during his mission. The number of battles and clashes between the Muslims and their enemies is not more than 80 and only around 1000 people lost their lives in all on both sides. Among them 250 were Muslims and 750 were non-Muslims. How successful was the Prophet, peace and blessings be upon him, that he established a system and brought security to the whole of the Arabian peninsula for the

Marfat.com

8.Rules of the fight in the way of Allah

Islam forbids transgression whatever the situation may be and if need arises to fight for a just cause, it has prescribed certain rules to observe. Some of them have been deduced from the Qur'an and the practice of the Prophet, peace and blessings be upon him.

1. A true Muslim fights just for a noble cause not for fame or material benefits and also not for the racial pride.
2. Fighting in defense is a condition of permission. The Qur'an says:

"And fight in the way of Allah those who fight you, but transgress not the limits. Truly, Allah likes not the transgressors." (2:190)

The Muslims have been told that they must not raise their arms against them who are not opposing their Faith and indiscriminate killing is also not allowed. This means the Muslims are forbidden form killing innocent women and children, the old and wounded. The excesses made unlawful in the battle include mutilation of the dead bodies of the enemy, destruction of fields and livestock and similar acts of injustice and brutality. The related verse of the Qur'an has restricted the use of force to where it become unavoidable and only to the extent that is absolutely necessary.

7.Status of Jihad

The *Jihad* has been given third priority according to the saying of the Prophet, peace and blessings be upon him. Abdullah ibn Mas'ud, the companion of great note reported: I asked Allah's Messenger, peace and blessings be upon him, "O Allah's Messenger! What is the best deed?" He replied,

"To offer the salat (prayers) at their early fixed stated times." I asked,

"What is the next in goodness." He replied,

"To be good and dutiful to your parents." I farther asked,

"What is next in goodness?" He replied, "To participate in Jihad in Allah's Cause." (Sahih Al-Bukhari, Hadith No. 2782)

In the light of the afore said philosophy of Jihad in Islam, it is obvious that the Cause of Allah is above all the modern self styled theories of Jihad of some misguided Muslims. They are in fact flaming the fire of misconceptions regarding this institution of Islam, burnt by some elements under their vested interests.

Marfat.com

good to wickedness, helps those in need and shows mercy, love, affection and tolerance.

Terrorists, contrary to it, ignore the voice of their conscience and listen to their earthly desires for violence and can easily be bent towards all forms of wickedness. They have no fear of Allah, and are ignorant of the morality of the religion and nothing can stop them from committing crimes. How Islam can favour and support such ruthless people blasting bombs at public places, in houses of worship, slaughtering innocent people when it equals the killing of one innocent person to the killing all of the humanity.

Those who attack the places of worship of other religions and sects are clearly violating Allah's command in this regard.

Marfat.com

Similarly Allah equals the killing of one innocent person to the slaughtering all of humanity.

The humans are very dear to Allah. He says in Qur'an regarding the creation of man.

"Then He fashioned him in due proportion, and breathed into him of His spirit." (32:9)

{Some translators interpret as: breathed into him soul (prepared for him)}

Allah has held the man His representative on earth. **"He it is Who hath placed you as viceroys of the earth." (6:165) – Translation – by pikthal**

How the Creator can allow the unjust killing of His creation. Those who blame Islam of tempting its followers to terrorism and destruction forget its teachings in favour of humanity, maliciously. This is a known fact that every individual has such desires that incite him or her to evil, but the conscience inspires the man to avoid it. Alongside such good attributes as love, sacrifice, mercy, humility, honesty, loyalty and kindness, he also possesses tendencies to destroy things and make disorder, stemming from his earthly desires. But with the existence of conscience, for which we must be grateful to Allah, the believer can distinguish between right and wrong and opt for what is right. Strong belief in Allah, faith in the Hereafter, unbeatable fear of the endless torments of hell and yearning for paradise all keep temptations of earthly desires at a distance. Therefore the Muslim behaves nicely towards people. He is forgiving, responds with

religion nor drove you out of your homes. Verily, Allah loves those who deal with equity." (60:8).

Allah promised rewards in the Hereafter for fighting in His Cause but His Cause is the way leads the human beings to the Ultimate Triumph, that is the success in the test of this world.

All places of worship to Allah are sacred

All the houses where the name of Allah is remembered are sacred and venerable in the eyes of Islam. The people who go to those places are devout, believing in Allah, may be they are Muslims, Jews and Christians. A Muslim must respect and protect where worship of One Allah is performed allah says in the Qur'an:

"For had it not been that Allah checks one set of people by means of another, monasteries, churches, synagogues and mosques, wherein the Name of Allah is mentioned much would surely, have been pulled down." (22:40)

Humanity is supreme in the sight of Allah

Allah loves the human beings above all. He says in the Qur'an:

"If anyone killed a person not in retaliation of murder, or (and) to spread mischief in the land it would be as if he killed all mankind, and if anyone saved a life, it would be as if he saved the life of all mankind." (5:32)

The Qur'an mentions killing of a person without specifying his or her religion. Saving life of a person is being held equal to the saving of the all mankind

Marfat.com

Peace must be preferred if the enemy is inclined to

The following verse of the Qur'an is in accordance with the spirit of Islam being the religion of peace.

"But if they incline to peace, you also incline to it, and (put your) trust in Allah." (8:61).

To honour the covenant between Muslims and the non-Muslims is obligatory.

The Qur'an says:

"Except those who join a group between you and whom there is a treaty (of peace), or those who approach you with their breasts restraining from fighting you as well as fighting their own people. Had Allah willed, indeed He would have given them power over you, and they would have fought you. So if they withdraw from you and fight not against you, and offer you peace, then Allah has opened no way for you against them." (4:90).

"Except those of the *Mushrikun* (idolators, disbelievers), with whom you have a treaty, and who have not subsequently failed you in aught, nor have supported anyone against you. So fulfill their treaty to them for the end of their term." (9:4)

Dealing with unhostile non-Muslims citizens of the Islamic state

The Qur'an syas:

"Allah does not forbid you to deal justly and kindly with those who fought not against you on account of

Jihad is for a purpose

Persecution is a curse, and Allah commands the Muslims to exterminate it through Jihad. The Qur'an says: **"And fight them until persecution is no more and religion is for Allah. But if they desist, then let there be no hostility except against wrongdoers." (2:193)**

Allah made Jihad obligatory but exempted the disables and sick. The Qur'an says:

"There is no blame for the blind, nor is there for the lame, nor is there blame for the sick (that they go not forth to war)". (48:17)

Allah is the Most Merciful and He prefers peace and mercy. The Qur'an says:

"And if any one of the Muhrikun (idolators, pagan and disbelievers in Oneness of Allah) seeks your protection (O Muhammad), then protect him so that he may hear the Word of Allah (the Qur'an) and then escort him to where he can be secure, that is because they are men who know not." (9:6)

Islam disallows aggression

Islam does not allow any sort of transgression and fighting is allowed when attack. The Qur'an says:

"And fight in the way of Allah those who fight you, but transgress not the limits. Truly, Allah likes not the transgressors." (2:190)

Marfat.com

But it has been made clear in other verses, some of which are quoted here below, that not any weakness or cowardice can be tolerated on the part of the Muslims when the war breaks out.

The Qur'an says in this regard:

"So when you meet (in fight. Jihad in Allah's Cause) those who disbelieve smite at their necks till when you have killed and wounded many of them, then bind a bond firmly (on them, i.e., take them as captives).

Thereafter (is the time) either for generosity (i.e., free them without ransom) or ransom (according to what benefits Islam), until war lays down its burden. (47:4)

"And fight in the way of Allah those who fight you." (2:190)

When, later the Muslims were commanded to wage war against those who did not embrace Islam, and they had evil designs against it and its followers, they were allowed to avert war and come under protection of the Islamic government after paying *Jizyah* (a tax levied on the non-Muslims who chose not to embrace Islam).

It is now obvious that Jihad had three phases.

(i) First it was not allowed when Allah said in Qur'an:

"And we never punish until we have sent a Messenger (to give warning)." (17:15)

(ii) Then it was permitted.

(iii) And after that it was made obligatory for certain purpose.

Marfat.com

Spirit of Jihad - 3rd Phase

(i) Battles between the Muslims and the pagans

The Muslims, after their flight from Makkah, had yet were busy in solving problems faced by the newly built republic when clouds of war began to hover over Madinah. The Quraysh had neither forgotten nor forgiven their relatives who had embraced the new religion and fled to Madinah.

The details how the minor events led to war clearly show that it was the hostility of the Quraysh towards the Muslims which acted mainly in breakout of the battle of Bader. The Quraysh were the aggressors and the Muslims were forced to come out for defense. It is then that the Prophet, peace and blessings be upon him received Revelation from his Lord, Allah the Most High and the Muslims were permitted formally to fight against the invaders. It said:

"Permission to fight is given to those (i.e., believers against disbelievers) who are fighting them (and) because they (believers) have been wronged, and surely Allah is able to give them (believers) victory." (22:39)

"Those who have been expelled from their homes unjustly only because they said: Our Lord is Allah." (22:40).

The above verses clearly show that permission is conditional and the Muslims are being permitted only to fight against those who had come out to fight them, that is, the Muslims are to defend the invasion.

Marfat.com

between the Muhajireen (the Emigrants) and Ansar (the Helpers, Madinian Muslims). This helped to a great extent the financial distresses of the Muhajireen and thus major problem was solved.

After getting freed himself from the troubles resulted from Hijrah, the Prophet peace and blessings be upon him turned his attention to the issue of relation between the local Jews and the Muslims, the restoration of peace and order in Madinah, torn by a century of strife and bloodshed, and the organization of the city as a community. The Prophet peace and blessings be upon him solved this problem by granting the famous charter of Madinah to the Jews and various clans of Madinah and as a result the republic of Madinah came into being.

Importance of the Charter of Madinah

The Charter of Madinah has been called the Magna Carta of early Islam. It proclaimed the principles of civic equality, the rule of law, freedom of worship and religious tolerance. A study of the charter clearly shows that the Prophet, peace and blessings be upon him aimed at establishing such a republic at Madinah of which the Muslims and the Jews would be equal citizens and partners.

However, solely due to the treachery of the Jews, who later joined hands with enemies of the Muslims and aggressors against the republic, all these efforts failed.

Marfat.com

tribulations in order to force them to leave the new religion. They increased the torments to the extent that they were obliged to leave their homeland; some of them fled to Ethiopia and many others to Madinah while some remained patient in Makkah to endure horrible hardships from the pagans of the city.

The details of suffering afflicted on Bilal and family of Yasir are mentionable. They would tie a rope around the neck of Bilal (may Allah be pleased with him) and give the end of that rope in the hands of street boys to drag him through the pathways of Makkah. What Yasir's family suffered from the cruelty of the Makkans was beyond what a normal human being can endure.

The Prophet (peace and blessings be upon him) himself had to undergo tremendous trouble at the hands of the people of Quraysh. They even plotted to kill him, peace and blessings be upon him till the day came when his Lord, Allah the Most High ordered him to emigrate to Madinah.

Spirit of Jihad - 2nd Phase

With the Great Migration or Hijrah an era of consolidation and expansion of Islam as a religion, society and state began. The Prophet, peace and blessings be upon him laid foundation of transforming the old tribal community of Yathrib into a religio - political community of Islam.

The Prophet, peace and blessings be upon him with his great wisdom established a new bond of brotherhood,

6.Misconceptions regarding Jihad

Jihad has been wrongly associated with bloodshed of innocent people, which is, in fact contrary to its spirit. Jihad has been described as;

1. With the heart (intentions or feelings),
2. With the tongue (speeches, writings etc)
3. With the hand (weapons, etc)

Spirit of Jihad - 1st Phase

The history tells us that when Allah, the Most Respected, the All Majestic sent Muhammad (peace and blessings be upon him) and honoured him with the Messengership, he, on his Lord's command used to visit the people in their gatherings during the Hajj and Umrah season and also other occasions and their market places in order to invite them to Allah the Most Respected, the All Majestic.

Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) carried on his mission of inviting people to the cause of Allah (Islam) for not less than 13 years in spite of inhospitable reaction from the people of his city. He faced bitter attitude from the opposers and also suffered injuries in his way but he used to forgive the tormentors because of their ignorance of the truth.

The people of Makkah continued in their transgression and refused to take the guidance from the manifest proof, Qur'an. They oppressed and harmed the followers of the Prophet Muhammad peace and blessings be upon him, put them to perpetual trials and

Marfat.com

The next command from Allah came very soon:

"O you (Muhammad, peace and blessings be upon him) enveloped in garments!

"Arise and Warn!

"And magnify your Lord (Allah)!

"And purify your garments!

"And keep away from Ar-Rujz (the idols)

"And give not a thing in order to have more (or consider not your deeds of obedience to Allah as a favour to Him).

"And be patient for the sake of your Lord (i.e., perform your duty to Allah)," (74: 1-7)

By these Revelations, the Prophet, peace and blessings, be upon him, was formally commanded to start conveying the Message of his Lord to the people. He went on to commence as his Lord ordered him and received in return from his people including the close relatives, the threats, misbehaviour, temptations and social boycott.

The thirteen years of Prophet's life is a tale of unnarratable miseries and torments inflicted on him and his followers but not any sort of retaliation or reaction was allowed.

After the *Hijrah* when the enemies of Islam waged war against the Muslims with the designs to eradicate the Islam and its followers, they were allowed to fight.

Marfat.com

Stages of Jihad

The immediate days after Muhammad, peace and blessings be upon him, was crowned with Prophethood were not very easy. He was experiencing a unique sense of burden on his mind. He would sleep wrapped in a cloak, most of the time, when one day another of the Revelation came:

"O you wrapped in garments (i.e., Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him)
"Stand (to pray) all night, except a little.
"Half of it or a little less than that or a little more. And recite the Qur'an (aloud) in a slow, (pleasant tone and) style.
"Verily, We shall send down to you a weighty Word (i.e., obligation, laws). (73:1-5)

This was a short span of time when he was commanded to keep vigil the night long to pray to Allah and recite the Qur'an because vigil of the night is a time when mind and heart are more open to feelings and recitation more penetrating. The night vigils help to subdue the carnal self of a man and charge him to control his corporeal desires. Before to launch a movement the leader should be convinced of the sincerity of purpose and capable of high, genuine and spiritual personal character. The Prophet, peace and blessings be upon him, had started feeling the nature of his future life and prepared himself to go ahead.

Marfat.com

Similarly (to complete My blessings on you), We have sent among you a Messenger (Muhammad, peace and blessings be upon him) of your own, reciting to you Our verses (the Qur'an) and purifying you, and teaching you the Book (the Qur'an and the *Hikmah* (i.e., Sunnah, Islamic laws and *Fiqh* jurisprudence), and teaching you that which you used not to know." (2:51)

Jihad has two aspects:

(i) Fighting against wrong convictions and also against the carnal desires and evil inclinations. This is called the greater *Jihad*.

(ii) The other aspect of *Jihad* is usually taken to mean fighting for Allah's Cause, and this is called lesser *Jihad*. But this does not refer only to the struggle done on the battlefield. It encompasses all the action from speaking others to do good to reaching the battlefield for the sake of Allah's Cause. All the activities of the individuals or the society in this regard are included in the meaning of lesser *Jihad*. This is to be understood that a man returning from the lesser Jihad can be captivated by worldly things, such as pride, love of comfort and life of case and because of this the Prophet, peace and blessings, be upon him, once said while returning from a lesser *Jihad*: "We are returning from the lesser Jihad to the greater."

Marfat.com

5.Jihad - the Islamic concept

Jihad means literally, doing one's utmost to achieve something. It does not mean just war as is misunderstood widely. It is a comprehensive term which has various dimensions. The right Arabic word for war is *Qitaal*.

Jihad can be denoted as hard struggle in the way of Allah and a *Mujahid* is a person who is devoted to His Cause and exercises his all energies and capabilities in order to achieve his purpose and whenever necessary even gives his life for it.

Jihad in the way of Allah is a specified task - it is the striving in which man engages exclusively to win Allah's pleasure, to establish the supermacy of His religion and to spread His Word across the world.

Dimentions of Jihad in the way of Allah

The first command came from Allah as the first ever Revelation to Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him, was "Read!". The importance of this command is that it came at a time when there was nothing to read and that could only mean the Muslims should use all their capabilities to observe all Allah's acts in the operation of this universe. This command, then signifies action and movement and the command had been received by the Prophet, peace and blessings be upon him, directly so it was he who had to start the mission first of all and he did. Allah mentions it in the Qur'an:

Marfat.com

Refusal to pay the *Jizziya* was, however, considered equal to rebellion because no government can afford to let go unnoticed the challenge to its writ. The citizens of either religion, sect or race are equally obliged to fulfill certain duties and responsibilities to run the affairs of a state, smoothly, negating which is liable to be punished after all. If the Muslim rulers raised the sword, after having fulfilled all requirements of justice, then how they could be held responsible for the aftermath. This is to be noted particularly that the sword was raised to suppress the rebellion not to convert them Muslims because they were given full freedom of religion.

Why did the neo- Muslims not revert when free from threats?

If Islam was forced upon the people, they could never be so devoted to it that they did not even hesitate to sacrifice their lives in the way of Islam. Force, fear and coercion cannot melt hearts and if by hook or crook some law is enforced against the will of people, they shall get rid of it at the earliest opportunity but it never happened in case of Islam.

It was quite easy for the non-Muslim subjects to become Muslim ostensibly and whenever they found an opportunity they could have abandoned the Islam and returned to their own religion. The critics must note that never it happened in the history of Islam that conversion to their previous religion took place at a massive scale which is the biggest proof, the conversion to Islam had been voluntary.

Marfat.com

Behaviour of the Muslim rulers

The history tells us that the Jew and the Christian rulers slaughtered the followers of other Faiths and if the Muslim rulers had used the state power to bring the unbelievers to Islam, the other religions would have been exterminated atleast in the Muslim kingdoms. But we see majority of Hindus remains unchanged after a thousand years Muslim rule in India while in Spain no Muslim was spared after the Christian rule returned and millions were slaughtered mercilessly.

Laws of Islam disapprove the sword

The laws of Islam themselves negate the use of sword to spread Islam. The law is that (i) when some community or individuals are invited to Islam, if they accept it, they are equal to the other Muslim citizens (ii) if they choose to remain on their own religion, they are free to do so provided that they take oath of fidelity to the Islamic government and pay *Jizziya* (a tax used to be levied on the non- Muslim subjects of the Islamic state for their protection) and remain peaceful. In return the non- Muslims would be provided full protection of their life honour and property. After having paid the *Jizziya*, all the non- Muslims including the Christians, Jews and Magus were free to perform their religious practices without any fear of intervention from the state authorities. They were also exempted from the military service which was compulsory for the Muslims.

Marfat.com

became Prophet, is a period absolutely devoid of worldly support.

Tortures could never revert the non-Muslims

The Prophet had succeeded to bring a lot of people into his ranks in thirteen years before Hijrah. Abu Dhar Ghiffari, who had embraced Islam in its early days, went back to his tribe and with his efforts, almost half members of his tribe entered Islam. Eighty three Muslim men and eighteen Muslim women migrated to Abyssinia (then called Habshāh in Arabic, now Eritrea, and Ethiopia) to flee the torments of the unbelievers of Makkah and took refuge there.

Seventy men and women from Madinah had embraced Islam before the Hijrah. All these conversions took place before the fighting in the way of Allah was allowed.

The arrival of the delegations was voluntary

The Christian delegations from Najran and Syria visited Madinah willingly and entered Islam. The people from all of Arabia would come in groups to Madinah to accept Islam without any threat from any side.

If Jihad were the only way

Jihad is not only a matter of just Islām but in the times of previous Prophets too, Jihad would exist then why their religions had not propagated swiftly like Islam if Jihad is the key to success.

Marfat.com

Migration for the sake of Islam

It is the record of the history that the early Companions of the Prophet, peace and blessings be upon him were subjected to un-narratable tortures in Makkah and at last were forced to migrate from their place of birth, leaving behind their parents, brothers, sisters and graves of their elders. If they had accepted Islam under threat or were tempted into it, why they would not have abandoned it.

Allah gives man free will

The Islam wants its followers to come to it with all willingness because one who is coerced into is not trustable. Allah says in Qur'an:

"And had your Lord willed, those on earth would have believed, all of them together so, will you (O Muhammad, peace and blessings be upon him, then compel mankind, until they become believers". (10:99)

"And say: 'The truth is from your Lord'. Then whosoever wills, let him believe; and whosoever wills let him disbelieve". (18:29)

The Prophet had no force in Makkah

When the Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him made public his Apostleship and invited his people to Islam he was alone. He had neither any military force to intimidate those who rejected his invitation, nor had wealth to buy the people into the new religion. His own family was not with him, what to talk of others. The thirteen years of his life after he

"Then whosoever wills, let him believe, and whosoever wills, let him disbelieve." (18:29)

The whole Qur'an is full of instances which point out clearly and stress that the Messenger's duty ends when he has delivered the Message. It is now for the people to accept it or reject it of their own free will. They have freedom of choice and no one has the right or authority to force his own will upon them regarding matters of Faith. Now, the critics should show where the coercion or use of force for the propagation of Islam has been allowed.

Acceptance of the Faith from heart is the only way

Those who accuse the Muslims of using sword to spread Islam, do not know, forget or keep aside prejudicely this basic fact that to become a Muslim it is required to recite the ***Kalima Shahadah*** *(La Ilaha il-Allah U Muhammad-ur-Rasul-ul-Allah)* - There is no God besides Allah and Muhammad, peace and blessings be upon him, is His Apostle) and to believe it from the depth of heart. If anyone utters the above words under threat or for some motive with willingness but does not believe in it, he is not considered as Muslim. You may convert someone with threat or temptation for the time being but such conversion does not last long.

4.Islam disapproves coercion

Islam absolutely does not favour and allow any coercion and the duty of the Prophet, peace and blessings be upon him is done when he delivered plainly and openly Allah's Message to the people. He is no way responsible for the actions of the people. It is not his duty to bring people by force to Islam. The Qur'an says in this regard:

"So remind them - (O Muhammad, peace and blessings be upon him) you are only one who reminds.

"You are not a dictator over them." (88:21, 22)

"But if they turn away (from what Muhammad peace and blessings be upon him, brought to them), we have not sent you (O Muhammad, peace and blessings be upon him) as a Hafiz (watcher, protector) over them (i.e., to take care of their deeds and to recompense them). Your duty is to convey (the Message)". (42-48)

"Verily, we have sent down to you (O Muhammad, peace and blessings be upon him) the Book (the Qur'an) for mankind in truth. So whosoever accepts the guidance, it is only for his own self, and whosoever goes astray, he goes astray for his (own) loss. And you (O Muhammad, peace and blessings be upon him) are not Wakil (trustee or disposer of affairs, or guardian) over them." (39:41)

Marfat.com

Treaty of Umar, the living example of tolerance, justice and peaceful treatment to non-Muslims.

When the Muslims conquered Jerusalem (then it was called Aelia), Umar was there himself to receive the key of the city on the request of the Byzantine ruler. The caliph entered the city and was shown the sacred places by the Patriarch himself. While in the Church of the Resurrection, prayer time came and the Patriarch requested the caliph to perform the prayer where he stood. But he, very wisely and graciously declined his offer that if he prayed there, the Muslims would turn the church into mosque on the plea that the prayer was offered by him in a church. The excerpts from the text of treaty are being quoted here which is a living example of religious tolerance and the magnanimity of Muslim rulers.

"This is the treaty for the people of Aelia, granted by Umar, the servant of Allah and the Commander of the Faithful. He gives them the guarantee of their lives and properties, their churches and crosses. Your churches will not be transformed into dwelling houses, nor destroyed, nor will anyone confiscate anything belonging to them. The inhabitants will not be subjected to any compulsion or constraint in matters of religion, nor shall they be in any way molested. Jews shall reside in Aelia with the Christians…"

There are hundreds of examples which negate the allegation of forcing Islam at the point of sword. It is solely the prejudice of the western writers who, in their effort to defame the Islam, unjustly accuse the Muslim rulers to force their religion on their non-Muslims subjects.

Freedom of religion in Islam

Islam allows the followers of other religions either they are Christians, Jews, Zoroastrians or Hindus to practise their religion freely. The Qur'an says:

"...For had it not been that Allah checks one set of people by means of another, monasteries, churches, synagogues and mosques, wherein the Name of Allah is mentioned, much would surely, have been pulled down..." (22:40)

It is clear from this verse that Allah has disliked the demolishing the houses of worship other than the mosque, too. It is a historical fact that has been acknowledged by many western writers, that Christians and Jews have lived more prosperous and happier period of their history under the rule of Islam.

It is the record of history that during the century of Islamic conquests and expansion, an overwhelming majority of the non-Muslim subjects of Orthodox and Umayyad caliphate, remained loyal to their ancestral religions and forms of worship. The noted historian professor T.W. Arnold writes "In the face of such facts, it is surely impossible to attribute the decay of Zoroastrianism to violent conversion made by the Muslim conquerors... the acceptance of Islam was both peaceful and voluntary''. (T.W. Arnold, The Preaching of Islam. (p180-181)

Another western writer Dr. E.G. Browne says: "Three centuries after the Arab conquest fire-temples still existed in almost every Persian province (E.G. Browne, Literary History of Persian vol.1 p-206)

3.Introduction to Islam

"Islam came neither to make mischief nor to bring dissensions among people," the words spoken by Amir ibn Rabi, the Muslim envoy to the Persian commander in the battle of Qadisiyyah during the caliphate of 'Umar ibn Khattab, express very comprehensively the purpose of Islam. He said: (summary).

"Islam came to bring people out of darkness of unbelief into the light of belief, to free them from 'servant hood' to the servants to make them the servants of One God and to elevate them from the pit of earth to the height of heaven."

Islam which literally means peace, salvation and submission, came to establish peace, first, in the inner selves of the human beings, making them at peace with God, nature and themselves and then in the entire world. Because of this, peace and order are fundamental in Islam. It always seeks to spread itself in a peaceful atmosphere and refrains from using force as far as possible. Islam never allows injustice in whatever form it is and severely forbids blood shed. When all peaceful measures fail to deliver Islam allows resorting to force and that too for the collective betterness of the humankind.

It is the witness of the history that the Muslims resorted to the 'sword' only when they were forced to and mostly in order to defend themselves.

Marfat.com

Islam is the universal order being a word derived from the root word SLM, meaning salvation, peace and also submission. Islam is a complete code of life and provides a mechanism to harmonize all dimensions of man's earthly life in such a way that each can perform its own action and makes the man live comfortably himself, to remain at peace with his community and nature and gain happiness in this world and the Hereafter. For that the man must abide by the laws of nature and keep within the limits established by Allah Himself, negating which certain wrongdoing, injustices, exploitation and disorder will occur in the society.

Marfat.com

2.Islam - the universal order

Islam is the religion of universe as all the creatures of the universe except man obey Allah's Laws with absolute submission and that is why there is not any slight disorder in the functioning of the system of universe. As far the organs of human body are concerned, they even follow the course prescribed for each of them by Allah's Law.

However, the Man, contrary to his fellow creatures who tread 'the path of nature', has been given the power of free will and with this gift, Allah has made the man responsible for certain obligations.

"So set you (O Muhammad, peace and blessings be upon him) your face towards the religion (of pure Islamic Monotheism) *Hanif* (worship none but Allah Alone) Allah's Fitrah (i.e., Allah's Islamic Monotheism) with which He has created mankind. No change let there be in *Khalqillah* (i.e., the religion of Allah Islamic Monotheism): that is the straight religion, but most of men know not." (30:30)

Another version of English translation says so:

"So set thy purpose (O Muhammad, for religion as a man by nature upright - the nature (framed) of Allah, in which He hath created man. There is no altering (the laws of) Allah's creation. That is the right religion, but most men know not." (Abdullah Yusuf Ali- Translation).

Marfat.com

slaves He warns of severe punishments for the violators of His Laws.

His last Book, the Qur'an is full of glad tidings for those who abide by His commandments. Allah has instructed His slaves to pray:

"... Our Lord: Give unto us in this world that which is good and in the Hereafter that which is good". (2:20).

How is it possible that Allah Who is instructing His slaves to pray for good in this world wills the followers of Islam to spread unrest and terrorism in the world as is being said by the enemies of Islam. But unfortunately the Muslims across the world are being made the target of false propaganda and a storm of misinformation has been raised about Islam. The western media continues to launch a poisonous campaign against the followers of the Islam which leads to acts of hatred, violence and discrimination against them. The extremism, terrorism and fundamentalism has been made the trade mark of the Muslims and wherever any incident of terrorism, sabotage or bomb blast takes place, the accusation is hurled at Muslims without delay and before any preliminary investigation.

Jihad and terrorism are intermixed to such an extent that even many Muslims are withdrawing themselves from this important institution of Islam.

Marfat.com

1.Allah the Most Merciful, the Most Compassionate

Allah Himself is the Name of mercy and compassion. He brought into being this vast universe with His infinite mercy and might. Without which it would be in chaos. Allah introduced Himself as the Most Merciful and the Most Compassionate. The Muslims say, "In the Name of Allah, the Most Merciful, the Most Compassionate" before whatever good they do. Allah, because of His infinite mercy for the humankind, set an agenda to please Him by doing good and in return the promise of a happy life in this life and in the Hereafter. He sent Messengers and revealed Scriptures to show right path to the people.

Abu Hurairah, may Allah be pleased with him, narrated: "I heard Allah's Messenger, peace and blessings be upon him, saying, "Verily Allah created mercy. The day He created, He made it into one hundred parts. He withheld with Him 99 parts and sent its one part to all His creatures…'' (Sahih Al-Bukhari Hadith No. 6469.)

Who can be more Merciful than Allah Who created this beautiful world for His slaves to live with all happiness in accordance with a given frame work and then after this an unending and happier life than this. But to run the system of this world peacefully and to make it a heaven for His peace- loving and obedient

Marfat.com

10. No compulsion in religion 52
11. Sword of the Intellect Works 52
12. Increase in the world religions from 1934 to 1984 52
13. Islam is the fastest growing religion in America and Europe 53
14. Dr. Joseph Adam Pearson 53
Arun shourie's imprudent conclusions 53
Islamic method of animal slaughter is ruthless 57
Eating of meat makes the Muslims violent 58
(i)Islam allows only meat of herbivorous animals 58
(ii)The Qur'an says the bad things are prohibited 59
(iii)Saying of the Prophet regarding meat of carnivorous animals 59

The Hypocrites and unbelievers equally
benefited from Prophet's mercy 40
Islam asks its followers to be merciful
to the animals 42

Questions and Answers 43

Muslims are fundamentalists and terrorists 45
1. Definition of the word 'fundamentalist' 45
2. Not all 'fundamentalists' are the same 46
3. I am proud to be a Muslim fundamentalist 46
4. Fundamentalism was initially used for
Christians 47
5. Every Muslim should be a terrorist 47
6. Different labels given to the same individual
for the same action, i.e. 'terrorist' and 'patriot' 48
7. Islam promotes peace 48
Was Islam spread by the sword? 49
1. Islam means peace 49
2. Sometimes force has to be used to maintain
peace 49
3. Opinion of historian De Lacy O'Leary 50
4. Muslims ruled Spain for 800 years but did
not use force for Islam 50
5. 14 Million Arabs are Coptic Christians 50
6. More than 80% non-Muslims in India 51
7. Indonesia and Malaysia 51
8. East Coast of Africa 51
9. What Thomas Carlyle says 51

Marfat.com

6.Misconceptions regarding Jihad 24
Spirit of Jihad - 1st Phase 24
Spirit of Jihad - 2nd Phase 25
Importance of the Charter of Madinah 26
Spirit of Jihad - 3rd Phase 27
Jihad is for a purpose 29
Islam disallows aggression 29
Peace must be preferred if the enemy is inclined to 30
To honour the covenant between Muslims and the non-Muslims is obligatory. 30
Dealing with unhostile non-Muslims citizens of the Islamic state 30
All places of worship to Allah are sacred 31
Humanity is supreme in the sight of Allah 31
7.Status of Jihad 34
8.Rules of the fight in the way of Allah 35
Factor of mercy from the side of Muslims in battles 36
(i) 1000 lives lost in battles fought between the Muslims and the non-Muslims 36
(ii)The standing order for the Muslim soldiers 37
Islam orders to fight for justice 38
9. Muhammad – Messenger of Allah the Prophet of mercy 39
The day Prophet was wounded at Uhud 39
After Makkah was conquered 39

CONTENTS

Subject	Page No
1.Allah the Most Merciful, the Most Compassionate	7
2.Islam - the universal order	9
3.Introduction to Islam	11
Freedom of religion in Islam	12
Treaty of Umar, the living example of tolerance, justice and peaceful treatment to non-Muslims	13
4.Islam disapproves coercion	14
Acceptance of the Faith from heart is the only way	15
Migration for the sake of Islam	16
Allah gives man free will	16
Tortures could never revert the non-Muslims	17
The arrival of the delegations was voluntary	17
If Jihad were the only way	17
Behaviour of the Muslim rulers	18
Laws of Islam disapprove the sword	18
Why did the neo- Muslims not revert when free from threats?	19
5.Jihad - the Islamic concept	20
Dimentions of Jihad in the way of Allah	20
Stages of Jihad	22

Gratitude

❀ We express our thanks and gratitude to respected Dr. Zakir Naik for his generous premission to publish all of his books and lectures.

Publisher	**:**	**Abdul Jabbar**
Printed at	**:**	**Haji Hanif And Sons Printing Press Lahore**
Printed in	**:**	**2008**
Price	**:**	**Rs. 110/-**

ISBN: 978 - 969 - 534 - 145 - 2

ISLAM AND TERRORISM

(An answer to the criticism of the West)

Ch. Haroon Younas

Dr. Zakir Naik

BEACON BOOKS

BEACON BOOKS

• Mian Chambers, 3-Temple Road, Lahore-Pakistan.042- 6365721,6366079

• Gulgasht Multan. Ph: 061-6520790.6520791

E-mail:info@beaconbooks.com.pk

Web: www.beaconbooks.com.pk

Marfat.com

Marfat.com

ISLAM AND TERRORISM

An Answer to Criticism of The West

By Dr. Zakir Naik

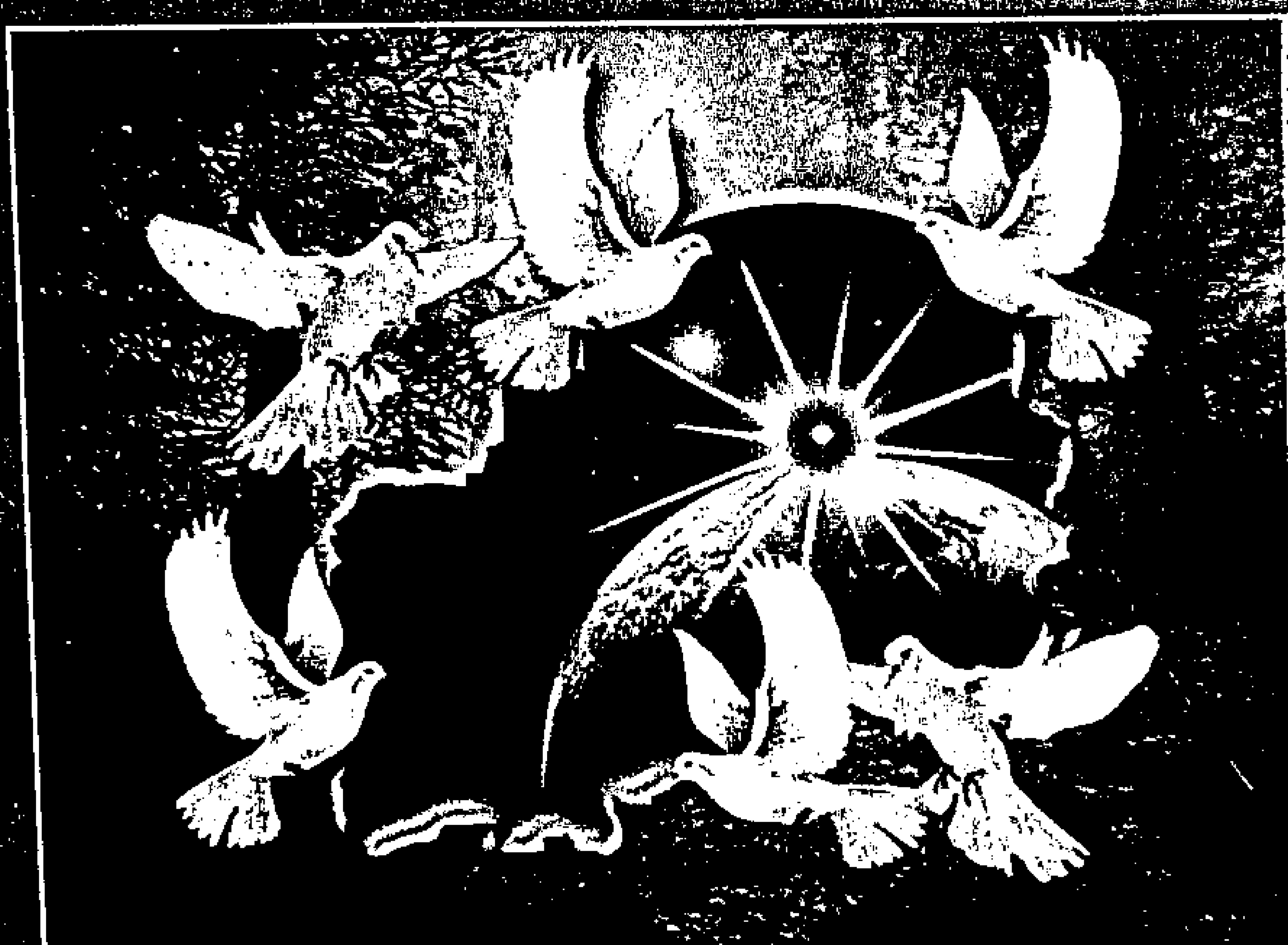

297.29 ذ 1 اس
77531-U-67

BEACON BOOKS

BEACON BOOKS

Mian Chambers 3-Temple Road Lahore-Pakistan.
Phone: 042-6365721-6366079
Gulgasht, Multan. Phone: 061-6520790 - 6520791
E-mail: info@beaconbooks.com.pk
www.beaconbooks.com.pk

Marfat.com

اسلام دینِ امن

مغرب کے الزامات کا علمی جائزہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم: سید خالد جاوید مشہدی

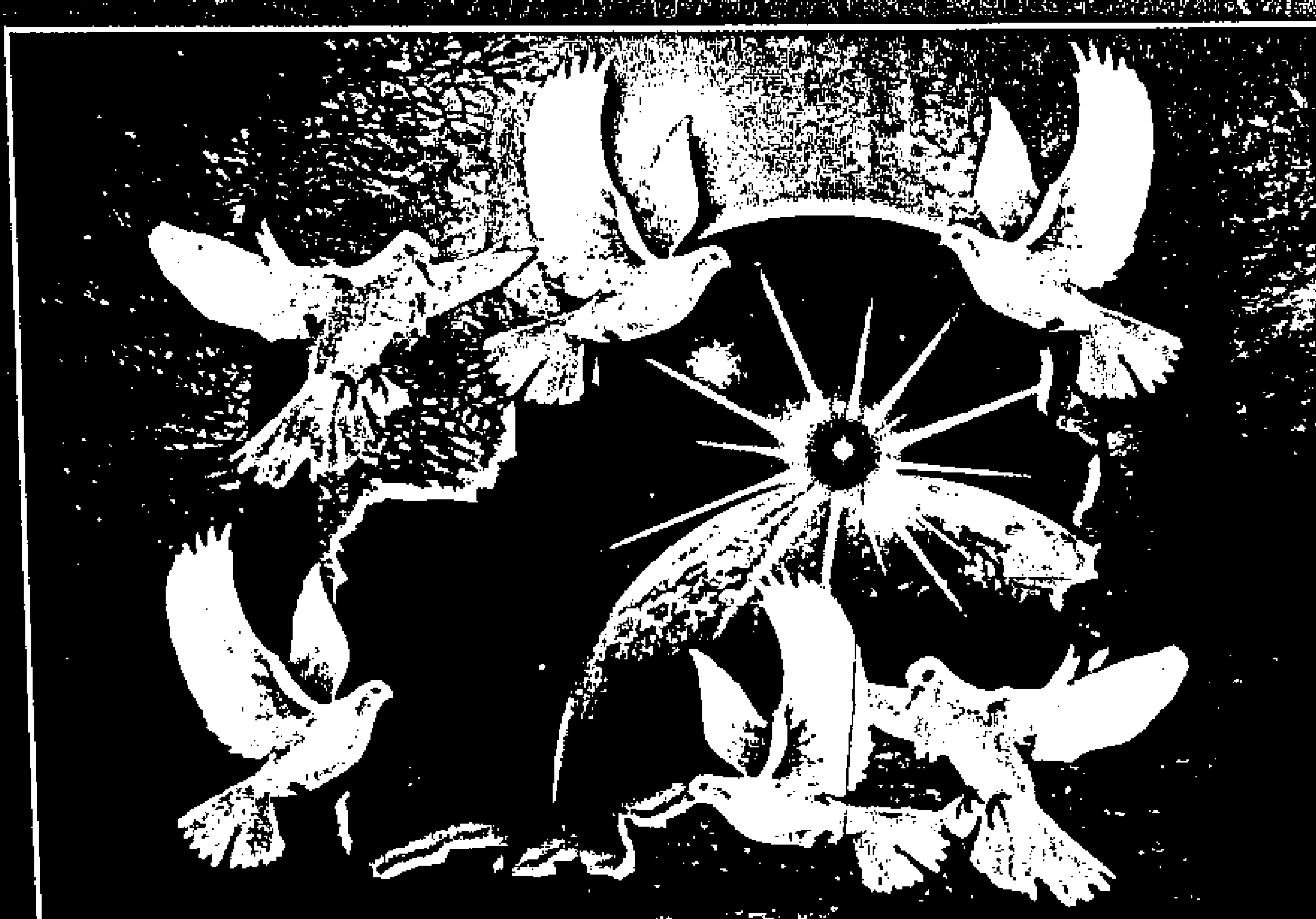

BEACON BOOKS

Marfat.com